دلائل ختم نبوت ﷺ پر آیات قرآنی واحادیث مبارکہ

قرآن مجید نے جہاں خدا تعالیٰ کی توحید اور قیامت کے عقیدہ کو ہمارے ایمان کا جزو لازم ٹھہرایا۔ وہاں انبیاء ورسل علیہم السلام کی نبوت ورسالت کا اقرار کرنا بھی ایک اہم جزو قرار دیا ہے۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوتوں کو ماننا اور ان پر عقیدہ رکھنا ویسے ہی اہم اور لازمی ہے جس طرح خدا تعالیٰ کی توحید پر۔ لیکن قرآن مجید کو اول سے آخر تک دیکھ لیجئے۔ جہاں کہیں ہم انسانوں سے نبوت کا اقرار کرایا گیا ہو اور جس جگہ کسی وحی کو ہمارے لئے ماننا لازمی قرار دیا گیا ہو۔ وہاں صرف پہلے انبیاء کی نبوت ووحی کا ہی ذکر ملتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو نبوت حاصل ہو اور پھر اس پر خدا کی وحی نازل ہو کہیں کسی جگہ پر اس کا ذکر تک نہیں۔ نہ اشارۃً نہ کنایۃً، حالانکہ پہلے انبیاء کی نسبت آنحضرت ﷺ کے بعد کسی فرد بشر کو نبوت عطا کرنا مقصود ہوتا تو اس کا ذکر زیادہ لازمی تھا اور اس پر تنبیہ کرنا از حد ضروری تھا۔ کیونکہ پہلے انبیاء کرام اور ان کی وحی تو گزر چکی۔ امت مرحومہ کو تو سابقہ پڑنا تھا۔ آنحضرت ﷺ کے بعد کی نبوتوں سے۔ مگر ان کا نام ونشان تک نہ ہوتا۔ بلکہ ختم نبوت کو قرآن مجید میں کھلے لفظوں میں بیان فرمانا صاف اور روشن دلیل ہے۔ اس بات کی کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی شخصیت کو نبوت یا رسالت عطا نہ کی جائے گی۔

مندرجہ ذیل آیات پر غور فرمایئے:

(۱) وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (البقرة ۴)

اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔

(۲) یاأَھلَ الْکِتَابِ ھَلْ تَنقِمُونَ مِنَّا إِلاَّ أَنْ آمَنَّا بِاللّہِ وَمَا أُنزِلَ إِلَیْنَا وَمَا أُنزِلَ مِن قَبلُ (المائدة ۵۹)

اے کتابیو تمہیں ہمارا کیا بُرا لگا یہی نہ کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اُترا اور اس پر جو پہلے اترا۔

(۳) لَکِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْھُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ یُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَیْکَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِکَ (النساء ۱۶۲)

ہاں جو اُن میں علم میں پکّے اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اُس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اُترا اور جو تم سے پہلے اترا۔

(۴) یَاأَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللّہِ وَرَسُولِہِ وَالْکِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَی رَسُولِہِ وَالْکِتَابِ الَّذِي أَنَزَلَ مِنْ قَبْلُ (النساء ۱۳۶)

اے ایمان والو! ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اپنے ان رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اُتاری۔

(۵) أَلَمْ تَرَ إِلَی الَّذِینَ یَزْعُمُونَ أَنَّھُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَیْکَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ (النساء ۶۰)

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا۔

(۶) وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَیْکَ وَإِلَی الَّذِینَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ أَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِینَ (الزمر ۶۵)

اور بیشک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف کہ اسے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو ہار میں رہے گا۔

(۷) كَذَلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اللهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (الشوریٰ ۳)

یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف اللہ عزّت و حکمت والا۔

مندرجہ بالا تمام آیات خدا تعالیٰ نے ہمیں صرف ان کتابوں' الہاموں اور وحیوں کی اطلاع دی ہے اور ہم سے صرف انہی انبیاء کو ماننے کا تقاضا کیا ہے جو آنحضرت ﷺ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور بعد میں کسی نبی کا ذکر نہیں فرمایا۔

یہ چند آیات لکھی گئی ہیں۔ ورنہ قرآن پاک میں اس نوعیت کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

مندرجہ بالا آیات میں "مِنْ قَبْلِ یا مِنْ قَبْلِکَ" کا صریح طور پر ذکر تھا۔عقیدہ ختم نبوت اور قرآن مجید کا اسلوب بیان نمبر ۲، اب چند وہ آیات بھی ملاحظہ فرمایئے جن میں خدا تعالیٰ نے ماضی کے صیغہ میں انبیاء کا ذکر فرمایا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت کا منصب جن لوگوں کو حاصل ہونا تھا وہ ماضی میں حاصل ہو چکا ہے اور انہی کا ماننا داخل ایمان ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسی شخصیت نہیں جس کو نبوت بخشی جائے اور اس کا ماننا ایمان کی جزولازمی قرار دی گئی ہو۔

(۱) قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ (البقرة ۱۳۶)

یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور جو اتارا گیا ابراہیم پر۔

(۲) قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ (آل عمران ۸۴)

یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور جو اترا ابراہیم پر۔

(۳) إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ (النساء ۱۶۳)

بے شک اے محبوب! ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل پر وحی بھیجی۔

ان تینوں آیتوں میں اور ان جیسی اور آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں گزشتہ انبیاء اور ماضی کی وحی کو منوانے کا اہتمام کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کی نبوت ورسالت کو کہیں صراحۃً وکنایۃً ذکر نہیں فرمایا۔ جس سے صاف ثابت ہو گیا کہ جن جن حضرات کو خلعت نبوت ورسالت سے نوازنا مقدر تھا۔ پس وہ ہو چکے اور گزر گئے۔ اب آئندہ نبوت پر مہر لگ گئی ہے اور بعد میں نبوت کی راہ کو ابد الآباد تک کے لئے مسدود کر دیا گیا ہے اور اب انبیاء کے شمار میں اضافہ نہ ہو سکے گا۔

عقیدہ ختم نبوت اور قرآن مجید کا اسلوب بیان نمبر ۳ قرآن مجید کا نقشۂ نبوت حضرات ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: کہ جب دنیا پیدا ہوئی تو اس وقت حکم خداوندی حضرت آدم صفی اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو بدیں الفاظ پہنچایا گیا۔

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (البقرۃ ۳۸)

ہم نے فرمایا تم سب جنت سے اتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا اسے نہ کوئی اندیشہ نہ کچھ غم۔

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى (طہ ۱۲۳)

فرمایا تم دونوں مل کر جنّت سے اترو تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے پھر اگر تم سب کو میری طرف سے ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا وہ نہ بہکے نہ بدبخت ہو۔

اسی مضمون کو الفاظ کی معمولی تبدیلی کے ساتھ دوسری جگہ بھی ذکر فرمایا گیا ہے۔ جس کو آج کل مرزائی آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کو جاری ثابت کرنے کے لئے بالکل بے محل پیش کر دیا کرتے ہیں۔ حالانکہ اس آیت کا تعلق حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے ہے۔

ملاحظہ فرمایئے:

يَابَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَى وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (الاعراف ۳۵)

اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئے میری آیتیں پڑھتے تو جو پرہیز گاری کرے اور سنورے تو اس پر نہ کچھ خوف اور نہ کچھ غم۔

ان دونوں آیتوں میں ابتداء آفرینش کا ذکر فرمایا جارہاہے۔ اور دونوں کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل اور نوع انسان کو حکم دیا کہ میں حضرت آدم سے نبوت کا سلسلہ شروع کرنا چاہتا ہوں اور حضرت آدم علی نبیناوعلیہ السلام کے بعد انبیاء ورسل علی نبیناو علیہم السلام بکثرت ہوں گے اور لوگوں کے لئے ان کی اتباع کرنا ضروری ہو گا۔ اس جگہ رسل جمع کے صیغہ سے بیان فرمایاہے اور انبیاء کی تحدید وتعین نہیں کی۔ جس سے ثابت ہوا کہ حضرت آدم صفی اللہ علی نبیناوعلیہ السلام کے بعد کافی تعداد میں انبیاء کرام علی نبیناو علیہم السلام مبعوث ہوں گے۔ بعد ازاں حضرت نوح وابراھیم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ آیا تو اس میں بھی یہی اعلان ہوا کہ ان کے بعد بھی بکثرت انبیاء علی نبیناو علیہم السلام ہوں گے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فَمِنْهُمْ مُهْتَدٍ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ (۲٦) ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَى آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا (الحدید ۲۷، ۲٦)

اور بیشک ہم نے ابراہیم اور نوح کو بھیجا اور ان کی اولاد میں نبوّت اور کتاب رکھی تو ان میں کوئی راہ پر آیا اور ان میں بہتیرے فاسق ہیں پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے۔

اس آیت کریمہ میں صاف فرمایا کہ حضرت نوح اور حضرت ابراھیم علیہم السلام پر نبوت کا دروازہ بند نہیں ہو گیا تھا۔ بلکہ ان کے بعد بھی کافی تعداد میں انبیاء کرام تشریف لائے اور یہاں بھی

"رسل" کا لفظ فرمایا کوئی تحدید و تعین نہیں فرمائی۔ علی ہذاالقیاس یہی سنت اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی رہی اور بعینہ یہی مضمون ذیل کی آیت میں صادر ہوا۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ (البقرہ ۸۷)

اور بے شک ہم نے موسٰی کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد پے درپے رسول بھیجے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی باب نبوت بند نہیں ہوا تھا اور ان کے بعد انبیاء کرام بکثرت آتے رہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بالرسل کہہ کر ارشاد فرمایا۔ صرف یہ تین آیتیں اس لئے ذکر کی گئیں کہ معلوم ہو جائے کہ اولوالعزم انبیاء کرام کے بعد سنت خداوندی کیا کچھ چلتی رہی؟۔ لیکن جب حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم کی باری آئی تو اس مبشر "احمد" نے آکر دنیا کے سامنے یہ اعلان فرمایا کہ اب میرے بعد سلسلہ نبوت اس کثرت سے اور غیر محدود نہیں جیسے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد ہوتا چلا آیا ہے۔ بلکہ میرے زمانہ میں نبوت میں ایک نوع کا انقلاب ہو گیا ہے۔ یعنی بجائے اس کے کہ الرسل کے لفظ سے انبیاء کرام کی آمد کو بیان کیا جاتا تھا اب واحد کا لفظ "برسول" کہہ کر ارشاد کیا اور بجائے اس کے کہ حسب سابق غیر محدود اور غیر معین رسولوں کے آنے کا ذکر کیا جاتا۔ طریق بیان کو بدل کر صرف ایک رسول کے آنے کی اطلاع دی اور اس کے اسم مبارک (احمد) کی بھی تعین فرمادی کہ کوئی شقی ازلی یہ دعویٰ نہ کرنے لگے کہ اس کا مصداق میں ہوں ۔(جیسے آج کل مرزا قادیانی کی امت یہ ہانک دیا کرتی ہے کہ بشارت احمد کا مصداق مرزا قادیانی ہے۔)

ارشاد ہوا ہے:

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَابَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ (الصف ٦)

اور یاد کرو جب عیسٰی بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کُھلا جادو ہے۔

آنے والے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا نام بتا کر تعین بھی کر دی اور کہا کہ اب میرے بعد ایک اور صرف ایک رسول آئے گا۔ جس کا نام گرامی احمد ہو گا۔ انبیاء وسابقین نے تو اپنے بعد کے زمانہ میں بصیغہ جمع کئی رسولوں کی آمد کی خوشخبری دی تھی۔ مگر حضرت مسیح علی نبیناوعلیہ السلام نے صرف ایک رسول احمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ہی بشارت وخوشخبری دی اور جب وہ رسول خاتم الانبیاء والمرسلین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، آخر آمد بود فخر الاولین، تشریف فرما ہوئے۔ تو خدا نے ساری دنیا کے سامنے اعلان فرمادیا کہ اب وہ رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جس کی طرف نگاہیں تاک رہی تھیں۔ وہ تشریف فرما ہو گیا ہے۔ وہ خاتم النبیین ہے اور اس کے بعد کوئی نیا شخص نبوت کے اعزاز سے نہیں نوازا جائے گا۔ بلکہ وہ نبوت کی ایسی اینٹ ہے جس کے بعد نبوت کے دروازہ کو بند فرمادیا گیا ہے۔

ارشاد ملاحظہ ہو:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (الاحزاب ۴۰)

محمدؐ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

یعنی آنحضرت ﷺ جن کی آمد کی اطلاع حضرت مسیحؑ نے دی تھی وہ آچکے اور آکر نبوت پر مہر کردی۔ اب آپ ﷺ کے بعد دنیا میں کوئی ایسی ہستی نہیں ہوگی۔ جس کو نبوت کے خطاب سے نوازا جائے اور انبیاء کرام کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ قرآن کا یہ طریق بیان نبوت کے سلسلہ کی ان کڑیوں کا اجمالی نقشہ تھا کہ جو حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہو کر حضرت محمد ﷺ پر ختم ہو گیا۔ عقیدہ ختم نبوت اور قرآن مجید کا اسلوب بیان نمبر ۱۴ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ تمام انبیاء کرام کے بعد تشریف فرما ہوئے ہیں۔ جتنے نبی ہو چکے ہیں وہ سب کے سب آپ ﷺ سے پہلے ہی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد اب کسی کو نبوت سے نہ نوازا جائے گا۔

وَإِذْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ (آل عمران ۸۱)

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے

عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

اس جگہ یہ متعین کر دیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ تمام انبیاء کے بعد آئیں گے۔ اور اسی آیت کو مرزا قادیانی نے بھی **حقیقت الوحی صفحہ ۱۳۰ '۱۳۱' روحانی خزائن صفحہ ۱۳۴ '۱۳۳' جلد ۲۲** میں نقل کر کے اس کے بعد تحریر کیا ہے کہ:"اس آیت میں **"ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ"** سے مراد آنحضرت ﷺ ہی ہیں۔"

قرآن مجید کو اول سے آخر تک پڑھئے۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت حضرت آدم صفی اللہ علی نبیناوعلیہ السلام سے شروع کیا اور آنحضرت ﷺ پر ختم کر دیا۔ خود مرزا قادیانی بھی اس کا اقراری ہے۔

اس کے الفاظ یہ ہیں:" سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفی ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کافر وکاذب جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ علی نبیناوعلیہ السلام سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفی ﷺ پر ختم ہو گئی۔"[1]

آیات مندرجہ بالا کے علاوہ ایک ایسی آیت بھی ملاحظہ ہو جو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کی ضرورت ہی کو اٹھا دے اور وہ ایسی فلاسفی بتادے کہ جس پر یقین کر کے ہر مومن اطمینان حاصل کرے کہ اب آئندہ کسی کو نبوت حاصل نہ ہو گی اور نہ ہی اس کی کوئی ضرورت ہے۔

---

[1](مجموعہ اشتہارات ص ۲۳۱ '۲۳۰' ج ۱ 'حقیقت النبوۃ ص ۸۹)

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (المائدة ۳)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

اس ارشاد خداوندی نے بتادیا کہ دین کے تمام محاسن مکمل اور پورے ہو چکے ہیں۔ اب کسی پورا کرنے یا مکمل کرنے والے کی ضرورت نہیں۔ ظاہر ہے جب کسی کے پورا کرنے یا مکمل کرنے کی ضرورت نہیں رہی تو یقیناً آج کے بعد کسی کو نبی بنانے کی بھی کوئی حاجت نہیں۔

آیت خاتم النبیین کی تفسیر

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (الاحزاب ۴۰)

محمدؐ تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

شان نزول (نازل ہونے کا سبب)

اس آیت شریفہ کا شان نزول یہ ہے کہ آفتاب نبوت ﷺ کے طلوع ہونے سے پہلے تمام عرب جن تباہ کن اور مضحکہ خیز رسومات قبیحہ میں مبتلا تھے ان میں سے ایک رسم یہ بھی تھی کہ متبنٰی یعنی لے پالک بیٹے کو تمام احکام واحوال میں حقیقی اور نسبی بیٹا سمجھتے۔ اسی کا بیٹا کہہ کر پکارتے تھے اور مرنے کے بعد شریک وراثت ہونے میں اور رشتہ ناطے اور حلت و حرمت کے تمام احکام میں حقیقی بیٹا قرار دیتے تھے۔ جس طرح نسبی بیٹے کے مر جانے یا طلاق دینے کے بعد باپ کے لئے بیٹے کی بیوی

سے نکاح حرام ہے۔ اسی طرح وہ لے پالک کی بیوی سے بھی اس کے مرنے اور طلاق دینے کے بعد نکاح کو حرام سمجھتے تھے۔

یہ رسم بہت سے مفاسد پر مشتمل تھی۔ اختلاط نسب، غیر وراث شرعی کو اپنی طرف سے وارث بنانا، ایک شرعی حلال کو اپنی طرف سے حرام قرار دینا وغیرہ وغیرہ۔

اسلام جو کہ دنیا میں اسی لئے آیا ہے کہ کفر وضلالت کی بیہودہ رسوم سے عالم کو پاک کر دے۔ اس کا فرض تھا کہ وہ اس رسم کے استیصال (جڑ سے اکھاڑنے) کی فکر کرتا۔ چنانچہ اس نے اس کے لئے دو طریق اختیار کئے۔ ایک قولی اور دوسرا عملی۔

ایک طرف تو یہ اعلان فرمادیا:

مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ذَلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ وَاللّٰہُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ (۴) ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہِ (الاحزاب ۵)

اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا یہ تمہارے اپنے منھ کا کہنا ہے اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے۔

اصل مدعا تو یہ تھا کہ شرکت نسب اور شرکت وراثت اور احکام حلت وحرمت وغیرہ میں اس کو بیٹا نہ سمجھا جائے۔ لیکن اس خیال کو بالکل باطل کرنے کے لئے یہ حکم دیا کہ متبنٰی یعنی لے پالک بنانے کی رسم ہی توڑ دی جائے۔ چنانچہ اس آیت میں ارشاد ہو گیا کہ لے پالک کو اس کے باپ کے نام سے پکارو۔

نزول وحی سے پہلے آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (جو کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے غلام تھے) آزاد فرما کر متبنٰی (لے پالک بیٹا) بنالیا تھا اور تمام لوگ یہاں تک کہ

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی عرب کی قدیم رسم کے مطابق ان کو ”زید بن محمد (ﷺ)“ کہہ کر پکارتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت مذکورہ نازل ہوئی اس وقت سے ہم نے اس طریق کو چھوڑ کر ان کو ”زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ کہنا شروع کیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس آیت کے نازل ہوتے ہی اس رسم قدیم کو خیر باد کہہ چکے تھے۔ لیکن چونکہ کسی رائج شدہ رسم کے خلاف کرنے میں اعزاء واقارب اور اپنی قوم وقبیلہ کے ہزاروں طعن وتشنیع کا نشانہ بننا پڑتا ہے جس کا تحمل ہر شخص کو دشوار ہے۔ اس لئے خداوند عالم نے چاہا کہ اس عقیدہ کو اپنے رسول ہی کے ہاتھوں عملاً توڑا جائے۔ چنانچہ جب حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو باہمی ناچاقی کی وجہ سے طلاق دے دی تو خداوند عالم نے اپنے رسول ﷺ کو حکم فرمایا کہ ان سے نکاح کرلیں تاکہ اس رسم وعقیدہ کا کلیۃً استیصال ہوجائے۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ(الاحزاب۳۷)

پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی تاکہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے۔

آپ ﷺ نے بامر خداوندی نکاح کیا۔ ادھر جیسا کہ پہلے ہی خیال تھا۔ تمام کفار عرب میں شور مچا کہ لو‘ اس نبی (ﷺ) کو دیکھو کہ اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر بیٹھے۔ ان لوگوں کے طعنوں اوراعتراضات کے جواب میں آسمان سے یہ آیت نازل ہوئی۔

یعنی:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (الاحزاب ۴۰)

محمدؐ تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

جس میں یہ بتلا دیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کسی مرد کے نسبی باپ نہیں تو حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نسبی باپ بھی نہ ہوئے۔ لہذا آپ ﷺ کا ان کی سابقہ بی بی سے نکاح کر لینا بلاشبہ جائز اور مستحسن ہے۔ اور اس بارے میں آپ ﷺ کو مطعون کرنا سراسر نادانی اور حماقت ہے۔ ان کے دعوے کے رد کے لئے اتنا کہہ دینا کافی تھا کہ آپ ﷺ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ نہیں۔ لیکن خداوند عالم نے ان کے مطاعن کو مبالغہ کے ساتھ رد کرنے اور بے اصل ثابت کرنے کے لئے اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا کہ یہی نہیں کہ آپ ﷺ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ نہیں۔ بلکہ آپ ﷺ تو کسی مرد کے بھی باپ نہیں۔ پس ایک ایسی ذات پر جس کا کوئی بیٹا ہی موجود نہیں یہ الزام لگانا کہ اس نے اپنے بیٹے کی بی بی سے نکاح کر لیا کس قدر ظلم اور کجروی ہے۔

اور اگر کہو کہ آنحضرت ﷺ کے چار فرزند ہوئے ہیں۔ قاسم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور طیب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور طاہر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور ابراھیم ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے۔ پھر یہ ارشاد کیسے صحیح ہو گا کہ آپ ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں؟ تو اس کا جواب خود قرآن کریم کے الفاظ میں موجود ہے۔ کیونکہ اس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ آپ ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں اور آپ ﷺ کے چاروں فرزند بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے۔ ان کو مرد کہے جانے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ آیت میں "رجالکم" کی قید اسی لئے بڑھائی

گئی ہے۔ بالجملہ اس آیت کے نزول کی غرض آنحضرت ﷺ سے کفار و منافقین کے اعتراضات کا اٹھانا اور آپ ﷺ کی برأت اور عظمت شان بیان فرمانا ہے اور یہی آیت کا شان نزول ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے:

وَلٰکِنْ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ {ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔}

خاتم النبیین کی قرآنی تفسیر

اب سب سے پہلے دیکھیں کہ قرآن مجید کی رو سے اس کا کیا ترجمہ و تفسیر کیا جانا چاہیئے؟۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ لفظ "ختم" کے مادہ کا قرآن مجید میں سات مقامات پر استعمال ہوا ہے۔

۱۔ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ (بقرہ ۷) اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی۔

۲۔ خَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ (انعام ۴۶) اور مہر کر دی تمہارے دلوں پر۔

۳۔ خَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ۔ (الجاثیہ ۲۳) {مہر کر دی اس کے کان پر اور دل پر۔}

۴۔ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ (یسن ۶۵) {آج ہم مہر لگادیں گے ان کے منہ پر۔}

۵۔ فَإِنْ يَشَإِ اللّٰہُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ۔ (الشوریٰ ۲۴) {اور اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت و حفاظت کی مُہر فرمادے۔}

۶۔ رَحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ۔ (مطففین ۲۵) {جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے۔}

۷۔ خِتَامُهٗ مِسْكٌ۔ (مطففین ۲۶) {اس کی مُہر مشک کی ہے۔}

ان ساتوں مقامات کے اول وآخر، سیاق وسباق کو دیکھ لیں "ختم" کے مادہ کا لفظ جہاں کہیں استعمال ہوا ہے۔ ان تمام مقامات پر قدر مشترک یہ ہے کہ کسی چیز کو ایسے طور پر بند کرنا۔ اس کی ایسی بندش کرنی کہ باہر سے کوئی چیز اس میں داخل نہ ہوسکے۔ اور اندر سے کوئی چیز اس سے باہر نہ نکالی

جاسکے۔ وہاں پر "**ختم**" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ مثلاً پہلی آیت کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے دلوں پر مہر کردی۔ کیا معنی؟ کہ کفر ان کے دلوں سے باہر نہیں نکل سکتا اور باہر سے ایمان ان کے دلوں کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ فرمایا: **خَتَمَ اللہُ عَلَى قُلُوبِهِمْ (بقرہ ۷)** اب زیر بحث آیت خاتم النبیین کا اس قرآنی تفسیر کے اعتبار سے ترجمہ کریں تو اس کا معنی ہوگا کہ رحمت دوعالم ﷺ کی آمد پر حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ پر ایسے طور پر بندش کردی' بند کردیا' مہر لگادی' کہ اب کسی نبی کو نہ اس سلسلہ سے نکالا جاسکتا ہے اور نہ کسی نئے شخص کو سلسلہ نبوت میں داخل کیا جاسکتا ہے۔ **فھوالمقصود** ۔ لیکن قادیانی اس ترجمہ کو نہیں مانتے۔خاتم النبیین کی نبوی ﷺ تفسیر آنحضرت ﷺ نے خاتم النبیین کی تفسیر **لا نبی بعدی** کے ساتھ وضاحت فرمادی۔ آپ ﷺ کی معروف حدیث شریف جس کا آخری جملہ ہے "**انا خاتم النبیین لا نبی بعدی**" اس کا حوالہ وتوضیح آگے آرہی ہے۔

سر دست یہاں پر اپنے فریق مخالف کے سامنے مرزا قادیانی کے ایک حوالہ پر اکتفا کیا جاتا ہے:

"**قال اللہ عزوجل مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (الاحزاب ۴۰)**

الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا ﷺ خاتم النبیین خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہ نبینا فی قولہ لا نبی بعدی۔[2]

دیکھئے کس صراحت سے مرزا قادیانی تسلیم کررہا ہے کہ خاتم النبیین کی تفسیر حضور ﷺ نے واضح بیان کے ساتھ **لا نبی بعدی** سے کردی ہے۔ لیکن قادیانی گروہ رحمت دوعالم ﷺ کے ترجمہ وتفسیر کو ماننے کے لئے آمادہ نہیں۔

---

[2](بیان واضح للطالبین۔حمامۃ البشری ص ۲۰ روحانی خزائن ص ۲۰۰ ج ۷)

خاتم النبیین کی تفسیر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

حضرات صحابہ کرام وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مسئلہ ختم نبوت سے متعلق کیا موقف تھا۔ خاتم النبیین کا ان کے نزدیک کیا ترجمہ تھا؟ یہاں پر صرف دو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی آراء مبارکہ درج کی جاتی ہیں۔

امام ابو جعفر ابن جریر طبری اپنی عظیم الشان تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خاتم النبیین کی تفسیر میں روایت فرماتے ہیں:

"عن قتادة رضی اللہ عنہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ای آخرھم"۔[3]

حضرت قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آیت کی تفسیر میں فرمایا۔ اور لیکن آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے رسول اور خاتم النبیین یعنی آخر النبیین ہیں۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر در منثور میں عبد الرزاق اور عبد ابن حمید اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم سے بھی نقل کیا ہے۔[4]

اس قول نے بھی صاف وہی بتلادیا جو ہم اوپر قرآن عزیز اور احادیث سے نقل کر چکے ہیں کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین ہیں۔ کیا اس میں کہیں تشریعی غیر تشریعی اور بروزی و ظلی وغیرہ کی کوئی تفصیل ہے؟

نیز حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرات ہی آیت مذکور میں:

ولکن نبینا خاتم النبیین ہے۔ جو خود اسی معنی کی طرف ہدایت کرتی ہے جو بیان کئے گئے۔

---

[3] ابن جریر ص ۱۱ ج ۲۲"

[4] (درمنشور ص ۲۰۴ ج ۵)

اور سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے در منثور میں بحوالہ عبدابن حمید حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے:

”عن الحسن فی قولہ وخاتم النبیین قال ختم اللہ النبیین بمحمد ﷺ وکان آخر من بعث“[5]{حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت خاتم النبیین کے بارہ میں یہ تفسیر نقل کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام کو محمد ﷺ پر ختم کر دیا اور آپ ﷺ ان رسولوں میں سے جو اللہ کی طرف سے مبعوث ہوئے آخری ٹھہرے۔

کیا اس جیسی صراحتوں کے بعد بھی کسی شک یا تاویل کی گنجائش ہے؟ اور بروزی یا ظلی کی تاویل چل سکتی ہے؟

خاتم النبیین اور اصحاب لغت:

خاتم النبیین ”ت“ کی زبر یا زیر سے ہو قرآن وحدیث کی تصریحات اور صحابہ وتابعین کی تفاسیر اور آئمہ سلف کی شہادتوں سے بھی قطع نظر کر لی جائے اور فیصلہ صرف لغت عرب پر رکھ دیا جائے تب بھی لغت عرب یہ فیصلہ دیتا ہے کہ آیت مذکورہ کی پہلی قرات پر دو معنی ہوسکتے ہیں۔ آخرالنبیین اور نبیوں کے ختم کرنے والے اور دوسری قرات پر ایک معنی ہوسکتے ہیں یعنی آخر النبیین۔

لیکن اگر حاصل معنی پر غور کیا جائے تو دونوں کا خلاصہ صرف ایک ہی نکلتا ہے۔ اور بہ لحاظ مراد کہا جاسکتا ہے کہ دونوں قراٴتوں پر آیت کے معنی لغۃً یہی ہیں کہ آپ ﷺ سب انبیاء علیہم السلام کے آخر ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ تفسیر روح المعانی میں تبصرح موجود ہے۔ ”والخاتم اسم آلۃ لما یختم بہ کالطابع لما یطبع بہ فمعنی خاتم النبیین الذی ختم

---

[5] ”درمنشور ص ۲۰۴ ج۵“

النبییون بہ وما آلہ آخر النبیین۔[6] {اور خاتم بالفتح اس آلہ کا نام ہے جس سے مہر لگائی جائے۔ پس **خاتم النبیین** کے معنی یہ ہوں گے :" وہ شخص جس پر انبیاء ختم کئے گئے " اور اس معنی کا نتیجہ بھی یہی **آخر النبیین** ہے۔}

اور علامہ احمد معروف بہ ملاجیون صاحب نے اپنی تفسیر احمدی میں اسی لفظ کے معنی کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے: **" والمآ ل علیٰ کل توجیہ ھو المعنی الآ خر ولذلک فسر صاحب المدارک قراءۃ عاصم بالاٰخر و صاحب البیضاوی کل القراءتین بالاٰخر "**

اور نتیجہ دونوں صورتوں (بالفتح وبالکسر) میں وہ صرف معنی آخر ہی ہیں اور اسی لئے صاحب تفسیر مدارک نے قرات عاصم یعنی بالفتح کی تفسیر آخر کے ساتھ کی ہے اور بیضاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دونوں قرأتوں کی یہی تفسیر کی ہے۔ روح المعانی اور تفسیر احمدی کی ان عبارتوں سے یہ بات بالکل روشن ہو گئی۔ کہ لفظ خاتم کے دو معنی آیت میں بن سکتے ہیں۔ ان کا بھی خلاصہ اور نتیجہ صرف ایک ہی ہے۔ یعنی آخر النبیین اور اسی بناء پر بیضاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دونوں قراتوں کے ترجمہ میں کوئی فرق نہیں کیا۔ بلکہ دونوں صورتوں میں آخر النبیین تفسیر کی ہے۔ خداوند عالم ائمہ لغت کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے صرف اسی پر بس نہیں کی کہ لفظ خاتم کے معنی کو جمع کر دیا۔ بلکہ تصریحاً اس آیت شریفہ کے متعلق جس پر اس وقت ہماری بحث ہے صاف طور پر بتلادیا کہ تمام معانی میں سے جو لفظ خاتم میں لغۃً محتمل ہیں اس آیت میں صرف یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ آپ ﷺ سب انبیاء کے ختم کرنے والے اور آخری نبی ہیں۔

خدائے علیم وخبیر ہی کو معلوم ہے کہ لغت عرب پر آج تک کتنی کتابیں چھوٹی بڑی اور معتبر وغیر معتبر لکھی گئیں۔ اور کہاں کہاں اور کس صورت میں موجود ہیں۔ ہمیں نہ ان سب کے جمع

---

[6](روح المعانی ص ۹۵ ج ۷)

کرنے کی ضرورت ہے اور نہ یہ کسی بشر کی طاقت ہے۔ بلکہ صرف ان چند کتابوں سے جو عرب وعجم میں مسلم الثبوت اور قابل استدلال سمجھی جاتی ہیں "مشتے نمونہ از خروارے" ہدیہ ناظرین کرکے یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ لفظ خاتم بالفتح اور بالکسر کے معنی میں سے ائمہ لغت نے آیت مذکورہ میں کون سے معنی تحریر کئے ہیں۔

مفردات القرآن:

یہ کتاب امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ عجیب تصنیف ہے کہ اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ خاص قرآن کے لغات کو نہایت عجیب انداز سے بیان فرمایا ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اتقان میں فرمایا ہے کہ لغات قرآن میں اس سے بہتر کتاب آج تک تصنیف نہیں ہوئی۔

آیت مذکورہ کے متعلق اس کے الفاظ یہ ہیں:

وخاتم النبیین لانہ ختم النبوۃ ای تممھا بمجیئہ۔[7]

آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے نبوت کو ختم کردیا یعنی آپ ﷺ نے تشریف لاکر نبوت کو تمام فرمادیا۔

المحکم لابن السیدہ:

لغت عرب کی وہ متعمد علیہ کتاب ہے جس کو علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان معتبرات میں سے شمار کیا ہے کہ جن پر قرآن کے بارے میں اعتماد کیا جاسکے۔

"وخاتم کل شیء وخاتمتہ عاقبتہ وآخرہ از لسان العرب" {اور خاتم اور خاتمہ ہر شے کے انجام اور آخر کو کہا جاتا ہے۔}

---

[7](مفردات راغب ص ۱۴۲)

تہذیب الازھری

اس کو بھی سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معتبرات لغت میں شمار کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے:
والخاتم والخاتم من اسماء النبی ﷺ وفی التنزیل العزیز مَا کَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (الاحزاب ۴۰) ای آخرھم۔[8] {اور خاتم بالکسر اور خاتم بالفتح نبی کریم ﷺ کے ناموں میں سے ہیں اور قرآن عزیز میں ہے کہ نہیں ہیں آنحضرت ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور سب نبیوں میں آخری نبی ہیں۔} اس میں کس قدر صراحت کے ساتھ بتلادیا گیا کہ خاتم بالکسر اور خاتم بالفتح دونوں آنحضرت ﷺ کے نام ہیں۔ اور قرآن مجید میں خاتم النبیین سے آخرالنبیین مراد ہے۔

کیا آئمہ لغت کی اتنی تصریحات کے بعد بھی کوئی منصف اس معنی کے سوااور کوئی معنی تجویز کرسکتا ہے؟

لسان العرب

لغت کی مقبول کتاب ہے۔ عرب وعجم میں مستند مانی جاتی ہے۔ اس کی عبارت یہ ہے: "**خاتمھم وخاتمھم وآخرھم عن اللحیانی ومحمد ﷺ خاتم الانبیاء علیه وعلیهم الصلوٰة والسلام**" {**خاتم القوم بالکسر** اور **خاتم القوم بالفتح** کے معنی **آخر القوم** ہیں اور انہی معانی پر **لحیانی** سے نقل کیا جاتا ہے' **محمد ﷺ خاتم الانبیاء (یعنی آخر الانبیاءؑ)** اس میں بھی بوضاحت بتلایا گیا کہ بالکسر کی قرات پڑھی جائے یا بالفتح کی ہر صورت میں **خاتم النبیین** اور **خاتم الانبیاء** کے معنی آخرالنبیین اور **آخر الانبیاء** ہوں گے۔

---

[8] از لسان العرب

لسان العرب کی اس عبارت سے ایک قاعدہ بھی مستفاد (دال) ہوتا ہے کہ اگرچہ لفظ خاتم بالفتح اور بالکسر دونوں کے بحیثیت نفس لغت بہت سے معانی ہوسکتے ہیں لیکن جب قوم یا جماعت کی طرف سے اس کی اضافت کی جاتی ہے تو اس کے معنی صرف آخر اور ختم کرنے والے کے ہوتے ہیں۔ غالباً اسی قاعدہ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے لفظ خاتم کو تنہا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ قوم اور جماعت کی ضمیر کی طرف اضافت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

لغت عرب کے **تتبع** (تلاش) کرنے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ لفظ خاتم بالکسر یا بالفتح جب کسی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہو تو اس کے معنی آخر ہی کے ہوتے ہیں۔ آیت مذکورہ میں بھی خاتم کی اضافت جماعت "نبیین" کی طرف ہے۔ اس لئے اس کے معنی آخر النبیین اور نبیوں کے ختم کرنے والے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوسکتے۔ اس قاعدہ کی تائید تاج العروس شرح قاموس سے بھی ہوتی ہے۔ **وھو ھذا:**

تاج العروس

شرح قاموس للعلامتہ الزبیدی میں لحیانی سے نقل کیا ہے:

"ومن اسمائہ علیہ السلام الخاتم والخاتم وھو الذی ختم النبوۃ بمجیئہ"

{اور آنحضرت ﷺ کے اسماء مبارکہ میں سے خاتم بالکسر اور خاتم بالفتح بھی ہے اور خاتم وہ شخص ہے جس نے اپنے تشریف لانے سے نبوت کو ختم کردیا ہو۔}

مجمع البحار

جس میں لغات حدیث کو معتمد طریق سے جمع کیا گیا ہے۔اس کی عبارت درج ذیل ہے:

الخاتم و الخاتم من اسمائه ﷺ " ش " بالفتح اسم ای آخرھم و وبالکسر اسم فاعل۔[9] {خاتم بالکسر اور خاتم بالفتح نبی کریم ﷺ کے ناموں میں سے ہے۔ بالفتح اسم ہے جس کے معنی آخر کے ہیں۔اور بالکسر اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کے معنی تمام کرنے والے کے ہیں۔}

"خاتم النبوۃ بکسر التاء ای فاعل الختم و ھو الا تمام و بفتحھا بمعنی الطابع ایی شیء یدل علیٰ انه لانبی بعدہ۔[10] {**خاتم النبوۃ بکسر تا** یعنی تمام کرنے والا اور بالفتح تا بمعنی مہر یعنی وہ شے جو اس پر دلالت کرے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔}

قاموس میں ہے:

"و الخاتم آخر القوم کالخاتم و منه قوله تعالیٰ و خاتم النبیین ای آخر ھم"{اور خاتم بالکسر اور بالفتح، قوم میں سب سے آخر کو کہا جاتا ہے اور اسی معنی میں ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد **خاتم النبیین یعنی آخر النبیین۔**} اس میں بھی لفظ **"قوم"** بڑھا کر قاعدہ مذکورہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ نیز مسئلہ زیر بحث کا بھی نہایت وضاحت کے ساتھ فیصلہ کر دیا ہے۔

---

[9] مجمع البحار ص ۱۵ ج ۲ طبع ۳"

[10] مجمع البحار ص ۱۵ ج ۳ طبع ۳"

کلیات ابی البقاء

لغت عرب کی مشہور و معتمد کتاب ہے۔ اس میں مسئلہ زیر بحث کو سب سے زیادہ واضح کر دیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

"وتسمیۃ نبینا خاتم الانبیاء لان الخاتم آخر القوم قال اللہ تعالیٰ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (الاحزاب ۴۰)"[11]

{اور ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء اس لئے رکھا گیا کہ خاتم آخر قوم کو کہتے ہیں۔ (اور اسی معنی میں) خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ نہیں ہیں محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن اللہ کے رسول ہیں اور آخر سب نبیوں کے۔}

اس میں نہایت صاف کر دیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کے خاتم الانبیاء اور خاتم النبیین نام رکھنے کی وجہ ہی یہ ہے کہ "خاتم" خاتم القوم کو کہا جاتا ہے۔ اور آپ ﷺ آخر النبیین ہیں۔ نیز ابو البقاء نے اس کے بعد کہا ہے کہ: "ونفی الاعم یستلزم نفی الاخص" {اور عام کی نفی، خاص کی نفی کو بھی مستلزم ہے۔} جس کی غرض یہ ہے کہ نبی عام ہے۔ تشریعی ہو یا غیر تشریعی۔ اور رسول خاص تشریعی کے لئے بولا جاتا ہے۔ اور آیت میں جبکہ عام یعنی نبی کی نفی کر دی گئی تو خاص یعنی رسول کی بھی نفی ہونا لازمی ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ اس آیت سے تشریعی اور غیر تشریعی ہر قسم کے نبی کا اختتام اور آپ ﷺ کے بعد پیدا ہونے کی نفی ثابت ہوتی ہے۔ جو لوگ آیت میں تشریعی اور غیر تشریعی کی تقسیم گھڑتے ہیں علامہ ابو البقاء نے پہلے ہی سے ان کے لئے رد تیار رکھا ہے۔

---

[11] کلیات ابی البقاء ص ۳۱۹"

صحاح العربیہ للجوہری

جس کی شہرت محتاج بیان نہیں۔اس کی عبارت یہ ہے:

"والخاتم والخاتم بکسر التاء وفتحها والخيتام والخاتام كله بمعنى والجمع الخواتيم وخاتمة الشئ آخره ومحمد ﷺ خاتم الانبياء عليهم السلام"

{اور خاتم اور خاتم تا کے زیر اور زبر دونوں سے اور ایسے ہی خیتام اور خاتام سب کے معنی ایک ہیں۔اور جمع خواتیم آتی ہے۔اور خاتمه کے معنی آخر کے ہیں اور اسی معنی میں محمد ﷺ کو خاتم الانبیاء علیہم السلام کہا جاتا ہے۔}اس میں تصریح کردی گئی ہے کہ خاتم اور خاتم بالکسر وبالفتح دونوں کے ایک معنی ہیں۔یعنی آخر قوم۔

منتہی الارب

میں لفظ خاتم کے متعلق لکھا ہے:

"خاتم کصاحب مہر وانگشتری، وآخر ہر چیزے وپایان آں وآخر قوم وخاتم بالفتح مثلہ ومحمد خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین"صراح میں ہے"خاتمة الشئ آخره ومحمد خاتم الا نبياء بالفتح صلوات الله عليه وعليهم اجمعين"{خاتمہ شے کے معنی آخر شے کے ہیں اور اسی معنی میں محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔}

لغت عرب کے غیر محدود دفتر میں سے یہ چند اقوال آئمہ لغت بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کئے گئے ہیں۔ جن سے ان شاء اللہ تعالیٰ ناظرین کو یقین ہوگیا ہوگا کہ ازردئے لغت عرب 'آیت مذکورہ میں خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتے۔اور لفظ خاتم کے معنی آیت میں آخر اور ختم کرنے والے کے علاوہ ہرگز مراد نہیں بن سکتے۔

یہاں تک بحمد اللہ یہ بات بالکل روشن ہو چکی ہے کہ آیت مذکورہ میں خاتم بالفتح اور بالکسر کے حقیقی معنی صرف دو ہو سکتے ہیں۔ اور اگر بالفرض مجازی معنی بھی لئے جائیں تو اگرچہ اس جگہ حقیقی معنی کے درست ہوتے ہوئے اس کی ضرورت نہیں۔ لیکن بالفرض اگر ہوں تب بھی خاتم کے معنی مہر کے ہوں گے۔ اوراس وقت آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ آپ ﷺ انبیاء پر مہر کرنے والے ہیں۔

ختم نبوت اور احادیث نبویہ تواتر

آنحضرت ﷺ نے متواتر احادیث میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا اور ختم نبوت کی ایسی تشریح بھی فرمادی کہ اس کے بعد آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے میں کسی شک وشبہ اور تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ متعدد اکابر نے ان احادیث ختم نبوت کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حزم ظاہری کتاب "**الفصل فی الملل والاھواوالنحل**"میں لکھتے ہیں:

"**وقد صح عن رسول اللہ ﷺ بنقل الکواف التی نقلت نبوته واعلامه وکتابه انه اخبر انه لانبی بعده۔**"[12]

{وہ تمام حضرات جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی نبوت آپ ﷺ کے معجزات اور آپ ﷺ کی کتاب (قرآن کریم) کو نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے یہ خبر دی تھی کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔}

---

[12] کتاب الفصل ص ۷۷ ج ا "

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ آیت خاتم النبیین کے تحت لکھتے ہیں:

"وبذالک وردت الا حادیث المتواترۃ عن رسول اللہ ﷺ من حدیث جماعة من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنهم۔ [13]

{اور ختم نبوت پر آنحضرت ﷺ سے احادیث متواترہ وارد ہوئی ہیں۔ جن کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک بڑی جماعت نے بیان فرمایا۔}

اور علامہ سید محمود آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر روح المعانی میں زیر آیت خاتم النبیین لکھتے ہیں:

"وکونه ﷺ خاتم النبیین مما نطق به الکتاب و صدعت به السنة و اجمعت علیه الامة فیکفر مدعی خلافه ویقتل ان اصر۔ [14]

{اور آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ایسی حقیقت ہے جس پر قرآن ناطق ہے۔ احادیث نبویہ نے جس کو واشگاف طور پر بیان فرمایا ہے۔ اور امت نے جس پر اجماع کیا ہے۔ پس جو شخص اس کے خلاف کا مدعی ہو۔ اس کو کافر قرار دیا جائے گا اور اگر وہ اس پر اصرار کرے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔} پس عقیدہ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے۔ یہاں اختصار کے مد نظر صرف چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

---

[13] "تفسیر ابن کثیر ص ۴۹۳ ج ۳"

[14] روح المعانی ص ۴۱ ج ۲۲"

حدیث نمبر ۱: ”عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ من زوایاہ فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہ ویقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ قال فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین۔[15]

{حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین و جمیل محل بنایا۔ مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومنے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہ لگا دی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔}

یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ مندرجہ ذیل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے:

۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی حدیث کے الفاظ صحیح مسلم میں درج ذیل ہیں:

”قال رسول اللہ ﷺ فانا موضع اللبنۃ جئت فختمت الانبیاء۔[16]

{رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔ میں آیا پس نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا۔}

[15] صحیح بخاری کتاب المناقب ص ۵۰۱ ج ۱ صحیح مسلم ص ۲۴۸ ج ۲ واللفظ لہ“

[16] (مسند احمد ص ۳۶۱ ج ۳‘ صحیح بخاری ص ۵۰۱ ج ۱‘ مسلم ص ۱۴۸ ج ۲‘ ترمذی ص ۱۰۹ ج ۱)

۲۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

"مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنھا واکملھا واجملھا وترک منھا موضع لبنة فجعل الناس یطوفون بالبناء ویعجبون منه ویقولون لو تم موضع تلک اللبنة۔ وانا فی النبیین موضع تلک اللبنة قال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح۔[17]

{انبیاء کرام (علیہم السلام) میں میری مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بڑا حسین و جمیل اور کامل و مکمل محل بنایا مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ پس لوگ اس محل کے گرد گھومتے اور اس کی عمدگی پر تعجب کرتے اور یہ کہتے کہ کاش! اس اینٹ کی جگہ بھی پر کر دی جاتی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نبیوں میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔}

۳۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند احمد میں ان کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

"مثلی ومثل النبیین من قبلی کمثل رجل بنی دار فتمھا الا لبنة واحدة فجئت انا فاتمت تلک اللبنة۔[18] {میری اور دوسرے نبیوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے محل بنایا پس اس کو پورا کر دیا مگر صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ پس میں آیا اور میں نے اس اینٹ کو پورا کر دیا۔}

ان احادیث میں آنحضرت ﷺ نے ختم نبوت کی ایک محسوس مثال بیان فرما دی ہے اور اہل عقل جانتے ہیں کہ محسوسات میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہوتی۔

حدیث نمبر ۲: "عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رسول اللہ ﷺ قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم جعلت لی الارض طھورا ومسجدا وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون۔[19]

---

[17] مسند احمد ص ۱۳۷ ج ۵، ترمذی ص ۲۰۱ ج ۲"

[18] مسند احمد ص ۹ ج ۳ واللفظ له، صحیح مسلم ص ۲۴۸ جامع الاصول ص ۵۳۹ ج ۸"

[19] صحیح مسلم ص ۱۹۹ ج ۱، مشکوٰۃ ص ۵۱۲"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے۔

(۱)۔۔۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں۔(۲)۔۔۔ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔(۳)۔۔۔مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔ (۴)۔۔۔روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنادیا گیا ہے۔ (۵)۔۔۔ مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔(۶)۔۔۔اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔}

اس مضمون کی ایک حدیث صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ اس کے آخر میں ہے:

”وکان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ۔[20]

{پہلے انبیاء کو خاص ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔}

حدیث نمبر ۳: ”عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔[21] وفی روایۃ المسلم انہ لا نبوۃ بعدی۔[22]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ”تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ علیہما السلام سے تھی مگر

---

[20](مشکوٰۃ ص ۵۱۲)
[21](صحیح بخاری ص ۶۳۳ ج ۲)
[22](صحیح مسلم ص ۲۷۸ ج ۲)

میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ:"میرے بعد نبوت نہیں۔" یہ حدیث متواتر ہے اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ مندرجہ ذیل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جماعت سے بھی مروی ہے:

۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔[23]

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ[24]

۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ[25]

۴۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ[26]

۵۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ[27]

۶۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ[28]

۷۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ[29]

۸۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ[30]

۹۔ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ[31]

۱۰۔ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ[32]

---

[23](مسند احمد ص ۳۳۸ ج ۳' ترمذی ص ۲۱۴ ج ۲' ابن ماجہ ص ۱۲)
[24](کنزل العمال ص ۲۰۷ ج ۱۱ حدیث نمبر ۳۲۹۳۴)
[25](کنز ص ۱۵۸ ج ۱۳ حدیث نمبر ۳۶۴۸۸ مجمع الزوائد ص ۱۱۰ ج ۹)
[26](مسند احمد ص ۴۳۸ ج ۶' مجمع ص ۱۰۹ ج ۹' کنز ص ۲۰۷ ج ۱۱ حدیث نمبر ۳۲۹۳۷)
[27](کنز ص ۲۰۳ ج ۱۱ حدیث نمبر ۳۲۱۹۱۵ مجمع الزوائد ص ۱۰۹ ج ۹)
[28](مجمع الزوائد ص ۱۱۱ ج ۹)
[29](ایضاً ص ۱۱۰ ج ۹)
[30](ایضاً ص ۱۰۹ ج ۹)
[31](ایضاً ص ۱۱۱ ج ۹)
[32](ایضاً ص ۱۱۱ ج ۹)

۱۱۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ[33]

۱۲۔ حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ[34]

۱۳۔مالک بن حسن بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ[35]

۱۴۔زید بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ[36]

واضح رہے کہ جو حدیث دس سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہو حضرات محدثین اسے احادیث متواترہ میں شمار کرتے ہیں۔ چونکہ یہ حدیث دس سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مروی ہے اس لئے مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو متواترہ میں شمار کیا ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ازالۃ الخفا میں "مآثر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کے تحت لکھتے ہیں: "فمن المتواتر انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ۔[37] {متواتر احادیث میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: "تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔}

حدیث نمبر ۴: " عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه یحدث عن النبی ﷺ قال کانت بنواسرائیل تسوسهم الا نبیاء کلماهلک نبی خلفه نبی و انه لانبی بعدی و سیکون خلفاء فیکثرون۔[38]

---

[33](ایضاًص ۱۱۰ ج ۹ 'خصائص کبریٰ سیوطی ص ۲۴۹ ج ۲)

[34](کنز ص ۱۹۲ ج ۱۳ حدیث نمبر ۳۶۵۷۲ مجمع ص ۱۰۹ ج ۹)

[35](کنز ص ۶۰۲ ج ۱۱ حدیث نمبر ۳۲۹۳۲)

[36](کنز ص ۱۰۵ ج ۱۳ حدیث نمبر ۳۶۳۴۵)

[37]ازالۃ الخفاء مترجم ص ۴۴۴ ج ۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراتشی"

[38]صحیح بخاری ص ۴۹۱ ج ۱ واللفظ له 'صحیح مسلم ص ۱۲۶ ج ۲ 'مسند احمد ص ۲۹۷ ج ۲"

{حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاء علیہم السلام کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی علیہ السلام کی وفات ہوتی تھی تو اس کی جگہ دوسرا نبی علیہ السلام تشریف لاتا تھا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔}

بنی اسرائیل میں غیر تشریعی انبیاء علیہم السلام تشریف لاتے تھے۔ جو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی تجدید کرتے تھے مگر آنحضرت ﷺ کے بعد ایسے انبیاء علیہم السلام کی آمد بھی بند ہے۔

حدیث نمبر ۵: "عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی"۔[39]

{حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔}

یہ مضمون بھی متواتر ہے اور حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ مندرجہ ذیل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے:

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [40]

۲۔ حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ [41]

۳۔ ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [42]

---

[39] ابو داؤد ص ۲۲۸ ج ۲ و اللفظ لہ' ترمذی ص ۴۵ ج ۲"

[40] (صحیح بخاری ص ۵۰۹ ج ۱' صحیح مسلم ص ۳۹۷ ج ۲)

[41] (کنز العمال ص ۱۹۸ ج ۱۴ حدیث نمبر ۳۸۳۷۲)

[42] (مشکل الآثار ص ۱۰۴ ج ۴)

۴۔عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [43]

۵۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ [44]

۶۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ایضاً)

۷۔علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایضاً)

۸۔سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ایضاً)

۹۔حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ایضاً)

۱۰۔انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ایضاً)

۱۱۔نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [45]

تنبیہ: ان تمام احادیث کا متن (مجمع الزوائد ص ۳۳۲،۳۳۴ج۷) میں ذکر کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر۶: "عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔ [46]

{حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسالت ونبوت ختم ہو چکی ہے۔پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔}

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس کو امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسند میں بھی روایت کیا ہے۔

---

[43] (فتح الباری ص ۶۱۷ ج ۶ حدیث نمبر ۳۶۰۹)
[44] (فتح الباری ص ۸۷ ج ۱۳ حدیث نمبر ۷۱۲۱)
[45] (مجمع الزوائد ص ۳۳۴ ج۷)
[46] ترمذی ص ۵۱ ج ۲'مسند احمد ص ۲۶۷ ج ۳"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتح الباری میں اس حدیث میں بروایت ابو یعلی اتنا اضافہ نقل کیا ہے:

" ولكن بقيت المبشرات قالوا وما المبشرات قال رؤيا المسلمين جزء من اجزاء النبوة[47]

{لیکن مبشرات باقی رہ گئے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا مومن کا خواب جو نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔} اس مضمون کی حدیث مندرجہ ذیل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [48]

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [49]

۳۔ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حوالہ بالا)

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما[50]

۵۔ حضرت ام کرز الکعبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا[51]

۶۔ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ [52]

---

[47] فتح الباری ص ۳۷۵ ج ۱۲ "

[48] (صحیح بخاری ص ۱۰۳۵ ج ۲)

[49] (کنز العمال ص ۳۷۰ ج ۱۵ حدیث نمبر ۴۱۴۱۹ مجمع الزوائد ص ۱۷۲ ج ۷)

[50] (صحیح مسلم ص ۱۹۱ ج ۱ 'سنن نسائی ص ۱٦۸ 'ابو داؤد ص ۱۲۷ ج ۱ 'ابن ماجہ ص ۲۷۸)

[51] (ابن ماجہ ص ۲۷۸ 'احمد ص ۳۸۱ ج ٦ 'فتح الباری ص ۳۷۵ ج ۱۲)

[52] (مسند احمد ص ۴۵۴ ج ۵ 'مجمع الزوائد ص ۱۷۳ ج ۷)

حدیث نمبر۷: ”عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه انه سمع رسول الله ﷺ یقول نحن الآخرون السابقون یوم القیامة بیدانهم اوتو الکتاب من قبلنا۔[53]

{حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم سب کے بعد آئے اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے۔ صرف اتنا ہوا کہ ان کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔}

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے اپنا آخری نبی ہونا اور اپنی امت کا آخری امت ہونا بیان فرمایاہے۔ یہ مضمون بھی متعدد احادیث میں آیا ہے:

۱۔”عن حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ (فذکر الحدیث' وفیه) ونحن الآخرون من اهل الدنیا والاولون یوم القیامة المقضی لهم قبل الخلائق۔[54]

{حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم اہل دنیا میں سب سے آخر میں آئے اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ جن کا فیصلہ ساری مخلوق سے پہلے کیا جائے گا۔}

۲۔”عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ (فذکر حدیث الشفاعة' وفیه) نحن الآخرون الاولون نحن آخر الامم واول من یحاسب۔[55]

{حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (حدیث شفاعت میں) فرمایا کہ ہم سب سے پچھلے اور سب سے پہلے ہیں۔ ہم تمام امتوں کے بعد آئے اور (قیامت کے دن) ہمارا حساب وکتاب سب سے پہلے ہو گا۔}

---

[53] صحیح بخاری ص ۱۲۰ ج ۱ واللفظ له' صحیح مسلم ص ۲۸۲ ج ۱“

[54] صحیح مسلم ص ۲۸۲ ج ۱' نسائی ص ۲۰۲ ج ۱“

[55] مسند احمد ص ۲۸۲ ج ۱“

۳۔ ”عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی ﷺ قال انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء۔[56]

{حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد میں آخری مسجد ہے۔}

۴۔ ”عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ کنت اول النبیین فی الخلق و آخرھم فی البعث۔[57]

{حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری تخلیق سب نبیوں سے پہلے ہوئی اور بعثت (دنیا میں تشریف آوری) سب کے بعد ہوئی۔}

۵۔ ”عن العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ انی عند اللہ فی اول الکتاب خاتم النبیین و ان آدم لمنجدل فی طینتہ۔[58]

{حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوح محفوظ میں خاتم النبیین (آخری نبی) لکھا ہوا تھا۔ جب کہ ابھی آدم علیہ السلام کا خمیر گوندھا جا رہا تھا۔}

---

[56] کنز العمال ص ۲۸۰ ج ۱۲ حدیث نمبر ۳۴۹۹۹“

[57] کنز العمال ص ۴۰۹، ۴۵۲ ج ۱۱ حدیث نمبر ۳۱۹۱۶، ۳۲۱۲۶“

[58] مجمع الزوائد ص ۲۲۳ ج ۸، مسند احمد ص ۱۲۷ ج ۴، مستدرک حاکم ص ۶۰۰ ج ۲، واللفظ لہ کنز العمال ص ۱۱ حدیث نمبر ۳۱۹۶۰، ۳۲۱۱۴“

۶۔"عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه فی حديث الشفاعة فيأتون محمدا ﷺ فيقولون يامحمدانت رسول الله وخاتم الانبياء۔[59]

{حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شفاعت میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ لوگ (دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشورے سے) محمد ﷺ کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے۔اے محمد آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔۔۔۔۔!

۷۔"عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی ﷺ قال انا قائد المرسلين ولا فخر وانا خاتم النبيين ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع ولا فخر'۔[60]

{حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نبیوں میں قائد ہوں اور فخر سے نہیں کہتا اور میں نبیوں کا خاتم ہوں اور فخر سے نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلا شخص ہوں جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور فخر سے نہیں کہتا۔}

۸۔"عن عبدالله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال خرج علينا رسول الله ﷺ يوماً كالمودع فقال انا محمد النبی الامی ثلاث مرات ولا نبی بعدی۔[61]

{حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔گویا ہمیں رخصت فرمارہے ہوں۔پس فرمایا میں محمد نبی امی (ﷺ) ہوں۔تین بار فرمایا۔اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔(ﷺ)}

---

[59]صحیح بخاری ص ۶۸۵ ج ۲"
[60]سنن دارمی ص ۳۱ ج ۱'کنز العمال ص ۴۰۴ ج ۱۱ حدیث نمبر ۳۱۸۸۳"
[61]مسند احمد ص ۲۱۲،۱۷۲'ج ۲"

۹۔ ”عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه مرفوعا لما خلق الله عزوجل آدم خبره ببنيه فجعل يرى فضائل بعضهم على بعض فرای نوراً ساطعافی اسفلهم فقال يارب من هذا قال هذا ابنک احمدهو الاول هو الاخر وهو اول شافع واول مشفع۔[62]

{حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی تو ان کی اولاد کی آزمائش فرمائی۔ پس ایک دوسرے کی فضائل کا ان پر اظہار کیا۔ پس حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے (یعنی اولاد کے) نیچے ایک نور بلند ہوتا ہوا دیکھا تو عرض کیا۔ یارب! یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ آپ کے صاحبزادے احمد (ﷺ) ہیں۔ یہی اول ہیں یہی آخر ہیں۔ یہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہیں اور سب سے پہلے انہی کی شفاعت قبول کی جائے گی۔}

۱۰۔ ”عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه فی حديث الاسراء وان محمدا ﷺ اثنى على ربه فقال كلكم اثنى على ربه وانا مثن على ربی الحمدلله الذی ارسلنی رحمة للعالمين وكافة للناس بشيرا ونذيرا وانزل على القرآن فيه تبيان كل شیء وجعل امتی خير امة اخرجت للناس وجعل امتی وسطا وجعل امتی هم الاولون وهم الآخرون وشرح لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذكری وجعلنی فاتحا وخاتما۔ فقال ابراهيم عليه السلام بهذا فضلكم محمد ﷺ۔[63] فقال له ربه تبارک وتعالیٰ قد اتخذتک خليلا وهو مكتوب فی التوراة محمد ﷺ حبيب الرحمن وارسلتک الى الناس كافة وجعلت امتک هم الاولون وهم الآخرون۔۔۔۔۔۔ وجعلتک فاتحا وخاتما“[64]

---

[62] کنزالعمال ص ۴۳۷ ج ۱۱ حدیث نمبر ۳۲۰۵۶“
[63] (مجمع الزوائدص ۶۹ ج ۱)
[64] (ایضاص ۷۱ ج ۱)

{حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث معراج میں مروی ہے کہ (انبیاء کرام علیہم السلام کے مجمع میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے تحدیث نعمت کے انداز میں حق تعالیٰ شانہ کی حمد وثنا بیان فرمائی) اور آنحضرت ﷺ نے بھی اپنے رب کی حمد وثنا کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ حضرات نے اپنے رب تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی ہے اب میں بھی اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے:

"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے رحمت للعالمین بنایا۔ تمام لوگوں کے لئے بشیر ونذیر بنایا۔ مجھ پر قرآن نازل کیا جس میں (مہمات دین میں سے) ہر چیز کا بیان ہے۔ اور میری امت کو خیر امت بنایا اور جو لوگوں کے نفع کے لئے نکالی گئی۔ اور میری امت کو معتدل امت بنایا اور میری امت کو ایسا بنایا کہ وہی پہلے ہیں اور وہی پچھلے ہیں اور اس نے میرا سینہ کھول دیا۔ میرا بوجھ اتار دیا اور میری خاطر میرا ذکر بلند کر دیا اور مجھ کو فاتح اور خاتم (کھولنے والا اور بند کرنے والا) بنایا۔ یہ سن کر حضرت ابراھیم علیہ السلام نے حضرات انبیاء کرام کو مخاطب کر کے فرمایا ان ہی امور کی وجہ سے محمد ﷺ تم سب سے سبقت لے گئے ہیں۔"

نیز اسی حدیث معراج میں ہے کہ:

"حق تعالیٰ شانہ نے (آنحضرت ﷺ) سے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو اپنا خلیل بنالیا اور یہ تورات میں لکھا ہے کہ محمد ﷺ رحمن کے محبوب ہیں اور میں نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا۔ اور آپ ﷺ کی امت کو تخلیق میں سب نبیوں سے اول رکھا اور بعثت میں سب سے آخر۔"}

۱۱۔ ”عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث الا سراء ثم سار حتی اتی بیت المقدس فنزل فربط فرسہ الی صخرۃ ثم دخل فصلی مع الملائکۃ فلما قضیت الصلاۃ قالوا یا جبریل من ھذا معک قال ھذا محمد خاتم النبیین۔[65]

{حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث معراج میں مروی ہے کہ پھر آپ ﷺ چلے یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچے۔ پس اتر کر سواری کو چٹان سے باندھ دیا۔ پھر اندر داخل ہوئے اور فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ انہوں نے پوچھا کہ اے جبریل! یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا کہ یہ محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔“}

۱۲۔ ”عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی شمائلہ ﷺ وبین کتفیہ خاتم النبوۃ و خاتم النبیین۔[66]

{حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت ﷺ کے شمائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ ﷺ خاتم النبیین تھے۔}

۱۳۔ ”عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث الشفاعۃ فیأتون عیسی فیقولون اشفع لنا الی ربنا حتی یقضی بیننا فیقول انی لست ھنا کم انی اتخذت و امی الھین من دون اللہ و لکن ارائیتم لو ان متاعا فی وعاء قد ختم علیہ اکان یوصل ای مافی الوعاء حتی یفض الخاتم فیقولون لا فیقول فان محمدا ﷺ قد حضر الیوم۔[67]

{حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث شفاعت میں مروی ہے کہ (حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراھیم، حضرت موسیٰ، علیٰ نبینا و علیہم السلام کے بعد) لوگ حضرت عیسیٰ علیہ

[65] المواھب اللدنیۃ ص ۱۷ ج ۲“
[66] شمائل ترمذی ص ۳“
[67] مسند ابو داؤد طیالسی ص ۳۵۴“

السلام کے پاس آئیں گے تو آپ یہ عذر کریں گے کہ مجھے اور میری والدہ کو اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنایا گیا۔اس لئے میں اس کا اہل نہیں۔پھر فرمائیں گے کہ اچھا یہ بتاؤ کہ اگر کچھ سامان کسی ایسے برتن میں ہو جسے سر بمہر کر دیا گیا ہو جب تک مہر کو نہ توڑا جائے کیا اس برتن کے اندر کی چیز تک رسائی ممکن ہے؟حاضرین اس کا جواب نفی میں دیں گے تو آپ فرمائیں گے کہ پھر محمد ﷺ آج یہاں موجود ہیں ان کی خدمت میں جاؤ۔}

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس تشبیہ سے مقصد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں۔لہذا جب تک نبیوں کی مہر کو نہ کھولا جائے اور آپ ﷺ شفاعت کا آغاز نہ فرمائیں تب تک انبیاء علیہم السلام کی شفاعت کا دروازہ نہیں کھل سکتا۔اور نہ ہی کسی نبی کی شفاعت کا حصول ممکن ہے۔لہذا تم لوگ سب سے پہلے حضرت خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو۔پہلے "نبیوں کی مہر"کو کھولو۔آپ ﷺ سے شفاعت کا آغاز کراؤ۔تب کسی اور نبی کی شفاعت ممکن ہے۔**و اللہ اعلم۔**

۱۴۔"عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔قال انا آخر الانبیاء و انتم آخر الامم۔[68]

{حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔}

[68] ابن ماجہ ص ۲۹۷"

۱۵۔"حضرت ابو قتیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا:

"لا نبی بعدی و لا امۃ بعدکم۔[69]

{میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔}

۱۶۔"امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب الرؤیا میں حضرت ضحاک بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث روایت کی ہے کہ:"قال قال رسول اللہ ﷺ لا نبی بعدی و لا امۃ بعد امتی۔[70]{رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں۔}

۱۷۔"طبرانی و بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن زمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نقل کی ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے ایک خواب کی تعبیر ارشاد فرمائی۔

اس کا آخری حصہ یہ ہے:

"و اما الناقۃ فھی الساعۃ علینا تقوم لا نبی بعدی و لا امۃ بعدی امتی۔[71]

{لیکن اونٹنی (جس کو تم نے مجھے اٹھاتے ہوئے دیکھا) پس وہ قیامت ہے وہ ہم پر قائم ہوگی۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں۔}

---

[69]مجمع الزوائد ص ۲۷۳ ج ۳ کنز العمال ص ۹۴۷ ج ۱۵ حدیث نمبر ۴۳۶۳۸"

[70]ختم نبوت کامل ص ۲۷۲"

[71]خصائص کبری سیوطی ص ۱۷۸ ج ۲"

۱۸:" عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ یا اباذر اول الرسل آدم و آخرھم محمد۔ [72]

{حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوذر! نبیوں میں سب سے پہلے نبی آدم ہیں اور سب سے آخری نبی محمد (ﷺ) ہیں۔}

حدیث نمبر ۸ :" عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔ [73]

{حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہسے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے۔}

یہ حدیث حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہکے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات سے بھی مروی ہے:

۱۔ حضرت ابوسعید خدریر ضی اللہ تعالیٰ عنہ [74]

۲۔ عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ [75]

"لو" کا لفظ فرض محال کے لئے آتا ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نبوت کی صلاحیت کامل طور پر پائی جاتی ہے۔ مگر چونکہ آپ ﷺ کے بعد کسی کا نبی ہونا محال ہے اس لئے باوجود صلاحیت کے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی نہیں بن سکے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں:" در شان حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہفرمودہ است علیہ و علیٰ آلہ

---

[72] کنز العمال ص ۴۸۰ ج ۱۱ حدیث نمبر ۳۲۲۶۹"

[73] ترمذی ص ۲۰۹ ج ۲"

[74] (فتح الباری ص ۵۱ ج ۷' مجمع الزوائد ص ۶۸ ج ۹)

[75] (مجمع الزوائد ص ۶۸ ج ۹)

الصلوٰۃ والسلام "لو کان بعدی نبی لکان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ" یعنی لوازم وکمالاتیکہ در نبوت درکار است ہمہ راعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہدارد اما چوں منصب نبوت بخاتم الرسل ﷺ ختم شدہ است علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام بدولت منصب نبوۃ مشرف نگشت • مکتوب ۲۴ ص ۲۳ دفتر سوم" {حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا:"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے۔"یعنی وہ تمام لوازمات وکمالات جو نبوت کے لئے درکار ہیں سب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں موجود ہیں۔لیکن چونکہ منصب نبوت خاتم الرسل ﷺ پر ختم ہوچکاہے اس لئے وہ منصب نبوت کی دولت سے مشرف نہیں ہوئے۔}

حدیث نمبر ۹ :"عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی ﷺ یقول ان لی اسمائ‘انامحمد‘وانااحمد‘وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر‘وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی‘وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی۔[76]

{حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ میرے چند نام ہیں۔میں محمد ہوں‘میں احمد ہوں‘میں ماحی (مٹانے والا) ہوں۔کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے۔اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (سب کے بعد آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔}

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ کے دو اسمائے گرامی آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی دلالت کرتے ہیں۔اول "الحاشر" حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فتح الباری میں اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"بشارۃ الی انہ لیس بعدہ نبی ولا شریعۃ۔۔۔۔۔فلما کان لا امۃ بعد امتہ

[76](متفق علیہ)مشکوٰۃ ص ۵۱۵"

لانہ لا نبی بعدہ' نسب الحشر الیہ لانہ یقع عقبہ۔[77] {یہ اس طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور کوئی شریعت نہیں۔۔۔۔۔۔سو چونکہ آپ ﷺ کی امت کے بعد کوئی امت نہیں اور چونکہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔اس لئے حشر کو آپ ﷺ کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ کیونکہ آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد حشر ہو گا۔} دوسرا اسم گرامی "**العاقب**" جس کی تفسیر خود حدیث میں موجود ہے۔

یعنی کہ: "**الذی لیس بعدہ نبی۔**" {آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔}

اس مضمون کی احادیث مندرجہ ذیل حضرات سے بھی مروی ہیں:

ا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی حدیث کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

" **کان رسول اللہ ﷺ یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد و احمد و المقفی و الحاشر و نبی التوبۃ و نبی الرحمۃ۔**[78]

{آنحضرت ﷺ ہمارے سامنے چند اسمائے گرامی ذکر فرماتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا میں محمد ہوں' احمد ہوں' مقفی (سب نبیوں کے بعد آنے والا) ہوں' حاشر ہوں' نبی توبہ ہوں' نبی رحمت ہوں۔}

۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی روایت کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

" **قال انا محمد و انا احمد و انا الرحمۃ و نبی التوبۃ و انا المقفی و انا الحاشر و نبی الملاحم۔**[79]

---

[77] فتح الباری ص ۵۵۷ ج ٦"

[78] صحیح مسلم ص ۲٦۱ ج ۲"

[79] شمائل ترمذی ص ۲٦' مجمع الزوائد ص ۸۴ ج ۸"

{فرمایا میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں نبی رحمت ہوں، میں نبی توبہ ہوں، میں مقفی (سب نبیوں کے بعد آنے والا) ہوں، میں حاشر ہوں اور نبی ملاحم (مجاہد نبی) ہوں۔}

۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی روایت کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"انا احمد و انا محمد و انا الحاشر الذی احشر الناس علی قدمی۔[80]

{میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں میں جمع کیا جائے گا۔}

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"و انا احمد و محمد و الحاشر و المقفی و الخاتم۔[81]

{میں احمد ہوں، محمد ہوں، حاشر ہوں، مقفی ہوں اور خاتم ہوں۔}

۵۔ مرسل مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"انا محمد و احمد انا رسول الرحمة انا رسول الملحمة انا المقفی و الحاشر بعثت بالجهاد و لم ابعث بالزرع۔[82]

{میں محمد ہوں اور احمد ہوں، میں رسول رحمت ہوں، میں ایسا رسول ہوں جسے جنگ کا حکم ہوا ہے۔ میں مقفی اور حاشر ہوں، میں جہاد کے ساتھ بھیجا گیا ہوں، کسان بنا کر نہیں بھیجا گیا۔}

۶۔ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح الباری ص ۵۵۵ ج ۶ "حدیث نمبر ۱۰ متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف

[80] مجمع الزوائد ص ۲۸۴ ج ۸"
[81] مجمع الزوائد ص ۲۸۴ ج ۸"
[82] طبقات ابن سعد ص ۱۰۵ ج ۱"

اشارہ کرکے فرمایا:"**بعثت انا والساعۃ کھاتین**"{مجھے اور قیامت کو ان دوانگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔}

اس مضمون کی احادیث مندرجہ ذیل حضرات سے مروی ہیں:

۱۔ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ[83]

۲۔ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ[84]

۳۔انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ[85]

۴۔ مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ[86]

۵۔جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ[87]

۶۔ سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ[88]

۷۔بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ[89]

۸۔ابی جبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ[90]

۹۔جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ[91]

۱۰۔وہب السوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ[92]

---

[83](بخاری ص ۹۶۳ ج ۲'مسلم ص ۴۰۶ ج ۲)
[84](بخاری ص ۹۶۳ ج ۲)
[85](بخاری ص ۹۶۳ ج ۲)
[86](ترمذی ص ۴۴ ج ۲)
[87](مسلم ص ۲۸۴ ج ۱'نسائی ص ۲۳۴ ج ۱)
[88](جامع الاصول ص ۳۸۵ ج ۱۰)
[89](مسنداحمد ص ۳۴۸ ج ۵)
[90](مجمع الزوائد ص ۳۱۲ ج ۱۰)
[91](مسنداحمد ص ۱۰۳ ج ۵)
[92](مجمع الزوائد ص ۳۱۱ ج ۱۰)

۱۱۔ ابو جحیفہ [93]

ان احادیث میں آنحضرت ﷺ کی بعثت کے درمیان اتصال کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری قرب قیامت کی علامت ہے اور اب قیامت تک آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

چنانچہ امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ "تذکرہ" میں لکھتے ہیں:

"واما قوله بعثت انا والساعة كهاتين فمعناه انا النبى الا خير فلا يلينى نبى آخر وانما تلينى القيامة كما تلى السبابة الوسطى وليس بينها اصبع آخرى۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وليس بينى وبين القيامة نبى۔ [94]

{اور آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ میرے بعد بس قیامت ہے۔ جیسا کہ انگشت شہادت درمیانی انگلی کے متصل واقع ہے۔ دونوں کے درمیان اور کوئی انگلی نہیں۔۔۔۔۔۔ اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں۔}

علامہ سندھی رحمہ اللہ تعالیٰ حاشیہ نسائی میں لکھتے ہیں:

"التشبيه فى المقارنة بينهما اى ليس بينهما اصبع اخرى كما انه لا نبى بينه ﷺ وبين الساعة۔ [95]

[93] (کنز ص ۱۹۵ ج ۱۴، مسند احمد ص ۳۰۹ ج ۴)

[94] التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ ص ۷۱۱"

[95] حاشیہ سندھی رحمہ اللہ تعالیٰ بر نسائی ص ۲۳۴ ج ۱"

{تشبیہ دونوں کے درمیان اتصال میں ہے۔(یعنی دونوں کے باہم ملے ہوئے ہونے میں ہے) یعنی جس طرح ان دونوں کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں اسی طرح آنحضرت ﷺ کے درمیان اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی نہیں۔}

"کم ترک الاولون لآ اخرون۔"

اجماع کی حقیقت اور اس کی عظمت:

خدائے تعالیٰ کے ہزاروں درود اس ذات مقدس پر جس کے طفیل میں ہم جیسے سراپا گناہ اور سراسر خطا وقصور بھی خیر الامم' امت وسطی' امت مرحومہ' شہدائے خلق کے القاب گرامی کے ساتھ پکارے جاتے ہیں:

کہ دار دزیر گردوں میر سامانے کہ من دارم

وہ بے شمار خداوندی انعام واکرام جو ہمارے آقائے نامدار ﷺ کی بدولت ہم پر مبذول ہوئے ہیں۔ اجماع امت بھی ان میں سے ایک امتیازی فضلیت ہے جس کی حقیقت یہ ہے کہ اس امت کے علمائے مجتہدین اگر کسی مسئلہ میں ایک حکم پر اتفاق کر لیں تو یہ حکم بھی ایسا ہی واجب الاتباع اور واجب التعمیل ہوتا ہے جیسے قرآن وحدیث کے صریح احکام۔ جس کی حقیقت دوسرے عنوان سے یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ پر جب نبوت ختم کر دی گئی تو آپ ﷺ کے بعد کوئی ہستی معصوم باقی نہیں رہتی جس کے حکم کو غلطی سے پاک اور ٹھیک حکم خداوندی کا ترجمان کہا جاسکے۔ اس لئے رحمت خداوندی نے امت محمدیہ کے مجموعہ کو ایک نبی معصوم کا درجہ دے دیا کہ ساری امت جس چیز کے اچھے یا برے ہونے پر متفق ہو جائے وہ علامت اس کی ہے کہ یہ کام اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہے جیسا امت کے مجموعہ نے سمجھا ہے۔

اسی بات کو رسول کریم ﷺ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے:

"لن تجتمع امتی علی الضلالۃ۔"{یعنی میری امت کا مجموعہ کبھی گمراہی پر متفق نہیں ہو سکتا۔}اسی لئے اصول کی کتابوں میں اس کے حجت ہونے اور اس کے شرائط ولوازم پر مفصل بحث کی جاتی ہے۔اور احکام شرعیہ کی حجتوں میں قرآن وحدیث کے بعد تیسرے نمبر پر اجماع کو رکھا جاتا ہے۔اجماع بھی دراصل دلیل ختم نبوت ہے درحقیقت اجماع کا شرعی حجتوں میں داخل ہونا اور اس امت کے لئے مخصوص ہونا خود بھی ہمارے زیر بحث مسئلہ ختم نبوت کی روشن دلیل ہے۔جیسا کہ صاحب توضیح لکھتے ہیں:

"وما اتفق علیہ المجتھدون من امۃ محمد ﷺ فی عصر علیٰ امر فھذا من خواص امۃ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام فانہ خاتم النبیین لا وحی بعدہ وقد قال اللہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم ولاشک ان الاحکام التی تثبت بصریح الوحی بالنسبۃ الی الحوادث الواقعۃ قلیلۃ غایۃ القلۃ فلو لم تعلم احکام تلک الحوادث من الوحی الصریح وبقیت احکامھا مھملۃ لا یکون الدین کا ملا فلا بد ان یکون للمجتھدین ولا یۃ استنباط احکا مھا من الوحی۔[96]

{اور وہ حکم جس پر محمد ﷺ کی امت کے مجہتدین کا کسی زمانہ میں اتفاق ہو جائے اس کا واجب التعمیل ہونا اس امت کی خصوصیات میں سے ہے۔کیونکہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔اور آپ ﷺ کے بعد کسی پر وحی نہیں آئے گی اور ادھر یہ اشارہ خداوندی ہے کہ ہم نے تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور اس میں بھی شک نہیں بلکہ جو احکام صریح وحی سے ثابت ہوئے ہیں وہ بہ نسبت روزمرہ کے پیش آنے والے واقعات کے نہایت قلیل ہیں۔پس جب ان واقعات کے احکام وحی صریح سے معلوم نہ ہوئے (اب اگر اجماع وقیاس کو حجت نہ بنایا جائے)اور شریعت میں ان واقعات کے متعلق

[96] توضیح مصری ص ۴۹ ج ۱"

احکام نہ ہوں تو دین کامل نہیں رہتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس امت کے مجتہدین کو وحی (رہنمائی) سے ان احکام کے استنباط کرنے کا حق حاصل ہو۔} الغرض جس طرح قرآن وحدیث سے احکام شرعیہ ثابت ہوئے ہیں اسی طرح بتصریح نصوص قرآن وحدیث اور باتفاق علمائے امت اجماع سے قطعی احکام ثابت ہوتے ہیں۔ البتہ اس میں چند درجات ہیں۔ جن میں سب سے مقدم اور سب سے زیادہ قطعی اجماع صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے۔ جس کے متعلق علمائے اصول کا اتفاق ہے کہ اگر کسی مسئلہ پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی آراء بالتصریح جمع ہو جائیں تو وہ بالکل ایسا ہی قطعی ہے جیسا کہ قرآن مجید کی آیات۔ اور اگر یہ صورت ہو کہ بعض نے اپنی رائے بیان فرمائی اور باقی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کی تردید نہ کی بلکہ سکوت اختیار کیا۔ تو یہ بھی اجماع صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں داخل ہے اور اس سے جو حکم ثابت ہو وہ بالکل ایسا ہی قطعی ہے جیسے احادیث متواترہ کے احکام قطعی ہوتے ہیں بلکہ اگر غور سے کام لیا جائے تو تمام ادلہ شرعیہ میں سب سے زیادہ فیصلہ کن دلیل ہے اور بعض حیثیات سے تمام حجج شرعیہ پر مقدم ہے۔ کیونکہ قرآن وسنت کے مفہوم و معنی متعین کرنے میں آراء مختلف ہو سکتی ہیں۔ اجماع میں اس کی بھی گنجائش نہیں۔ چنانچہ حافظ حدیث علامہ ابن تیمیہ تحریر فرماتے ہیں:

"واجماعهم حجة قاطعة يجب اتباعها بل هي اوكد الحجج وهي مقدمة علىٰ غيرها وليس هذا موضع تقرير ذالک فان هذا الاصل مقرر في موضعه وليس فيه بين الفقهاء ولا بين سائر المؤمنين الذين هم المؤمنون خلاف۔ [97]

{اور اجماع صحابہ حجت قطعیہ ہے اس کا اتباع فرض ہے بلکہ وہ تمام شرعی حجتوں سے زیادہ موکد اور سب سے مقدم ہے۔ یہ موقع اس بحث کے پھیلانے کا نہیں۔ کیونکہ ایسے موقع (یعنی کتب

[97] اقامة الدليل ص ۱۳۰ ج ۳"

اصول) میں یہ بات باتفاق اہل علم ثابت ہو چکی ہے۔ اور اس میں تمام فقہاء اور تمام مسلمانوں میں جو واقعی مسلمان ہیں کسی کا بھی خلاف نہیں۔}

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سب سے پہلا اجماع

اسلامی تاریخ میں یہ بات درجہ تواتر کو پہنچ چکی ہے کہ مسیلمہ کذاب نے آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں دعوائے نبوت کیا۔ اور بڑی جماعت اس کی پیرو ہو گئی۔ اور آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد سب سے پہلی مہم جہاد جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہنے اپنی خلافت میں کی وہ اسی کی جماعت پر تھا۔ جمہور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مہاجرین وانصار نے اس کو محض دعوائے نبوت کی وجہ سے اور اس کی جماعت کو اس کی تصدیق کی بناء پر کافر سمجھا۔ اور باجماع صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا گیا جو کفار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور یہی اسلام میں سب سے پہلا اجماع تھا۔ حالانکہ مسیلمہ کذاب بھی مرزا قادیانی کی طرح آنحضرت ﷺ کی نبوت اور قرآن کا منکر نہ تھا بلکہ بعینہ مرزا قادیانی کی طرح آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لانے کے ساتھ اپنی نبوت کا مدعی تھا۔ یہاں تک کہ اس کی اذان میں برابر "**اشھد ان محمد رسول اللہ**" پکارا جاتا تھا۔ اور وہ خود بھی بوقت اذان اس کی شہادت دیتا تھا۔ تاریخ طبری میں ہے:

"**وکان یؤذن للنبی ﷺ وشھد فی الا ذان ان محمد رسول اللہ وکان الذی یؤذن لہ عبداللہ بن النواحۃ وکان الذی یقیم لہ حجیر بن عمیر ویشھد لہ وکان مسیلمہ اذادنی حجیر من الشھادۃ قال صرح حجیر فیزید فی صوت ویبالغ التصدیق نفسہ۔**"[98]

{وہ (مسیلمہ) نبی کریم ﷺ کے لئے اذان میں یہ گواہی دیتا تھا کہ **محمد ﷺ رسول اللہ** ہیں اور اس کا موذن عبد اللہ ابن نواحہ اور اقامت کہنے والا حجیر ابن عمیر تھا۔ اور جب حجیر شہادت پر

---

[98] تاریخ طبری ص ۲۴۴ ج ۳"

پہنچتا تھا تو مسیلمہ بآواز بلند کہتا تھا کہ حجیر نے صاف بات کہی اور پھر اس کی تصدیق کرتا تھا۔} الغرض نبوت و قرآن پر ایمان اور نماز روزہ سب ہی کچھ تھا۔ مگر ختم نبوت کے بدیہی مسئلہ کے انکار اور دعوائے نبوت کی وجہ سے باجماع صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کافر سمجھا گیا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مہاجرین وانصار اور تابعین کا ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امارت میں مسیلمہ کے ساتھ جہاد کے لئے یمامہ کی طرف روانہ کیا۔ جمہور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی ایک نے بھی اس کا انکار نہ کیا اور کسی نے نہ کہا کہ یہ لوگ اہل قبلہ ہیں، کلمہ گو ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، ان کو کیسے کافر سمجھ لیا جائے؟ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابتدائً خلاف کرنا اور بعد تحقیق حق کے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ موافقت کرنا جو روایات میں منقول ہے وہ بھی اس واقعہ میں نہیں تھا۔ بلکہ مانعین زکوٰۃ پر جہاد کرنے کے معاملہ میں تھا۔ بعض لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تھا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر جہاد کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہنے وقت کی نزاکت اور مسلمانوں کی قلت وضعف کا عذر پیش کر کے ابتدائً ان کی رائے سے خلاف ظاہر فرمایا تھا۔ لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھوڑے سے مکالمہ کے بعد ان کی رائے بھی موافق ہو گئی۔ الغرض حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابتداءً خلاف کرنا بھی مسیلمہ کذاب کے واقعہ میں ثابت نہیں۔ اس طرح حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کی روانگی کے مسئلہ پر بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اختلاف کیا مگر مسیلمہ کذاب جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف جہاد کرنے کے مسئلہ پر کسی ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اختلاف نہیں کیا۔ یہ دلیل ہے کہ سب سے پہلا

اجماع اسی مسئلہ پر منعقد ہوا۔ امت کو اجماع، ختم نبوت کے صدقے ملا۔ امت نے بھی سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر کیا۔ ۱۲ سو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسی جنگ میں شہید ہوئے۔ جن میں سات سو قرآن مجید کے حافظ و قاری تھے۔ رحمت دو عالم ﷺ کی امت کا سب سے قیمتی اثاثہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس مسئلہ پر شہید ہوئے جس سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ ختم نبوت کی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک کتنی اہمیت تھی۔ نیز مسلک الختام فی ختم نبوت سید الانام کے ص ۱۰ پر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صراحت فرمائی ہے کہ:

امت محمدیہ میں سب سے پہلا اجماع جو ہوا ہے وہ اس مسئلہ پر ہوا کہ مدعی نبوت قتل کیا جائے۔"[99]

مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں:" اور سب سے پہلا اجماع جو اس امت میں منعقد ہوا۔ وہ مسیلمہ کذاب کے قتل پر اجماع تھا۔ جس کا سبب صرف اس کا دعویٰ نبوت تھا۔ اس کی دیگر گھناؤنی حرکات کا علم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس کے قتل کے بعد ہوا تھا جیسا کہ ابن خلدون نے نقل کیا ہے۔[100]

اجماع امت کے حوالہ جات

(۱)علامہ علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں:

"دعوی النبوۃ بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع۔[101]

{ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔}

---

[99] (احتساب قادیانیت ج دوم مجموعہ رسائل مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ص ۱۰)

[100] (خاتم النبیین مترجم ص ۱۹۷ مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان)

[101] شرح فقہ الاکبر ص ۲۰۲"

۲۔ حجتہ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ "**الاقتصاد**" میں فرماتے ہیں:

"**ان الامة فهمت بالاجماع من هذا اللفظ ومن قرائن احواله انه افهم عدم نبی بعده ابدا۔۔۔۔۔۔وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص فمنكر هذا لايكون الا منكر الاجماع۔**"[102]

{بے شک امت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہو گا اور نہ رسول۔ اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں۔ پس اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔}

۳۔ حضرت قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب الشفاء میں خلیفہ عبدالملک بن مروان کے عہد خلافت کا واقعہ نقل کیا ہے کہ ان کے زمانہ میں حارث نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تو خلیفہ نے وقت کے علماء (جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے) کے فتویٰ سے اسے قتل کر دیا۔ اور سولی پر چڑھایا۔ قاضی عیاض صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کو نقل کر کے لکھتے ہیں:

"**وفعل ذالک غير واحد من الخلفاء والملوک باشباههم واجمع علماء وقتهم على صواب فعلهم والمخالف فى ذالک من كفرهم كافر۔**"[103]

{اور بہت سے خلفاء وسلاطین نے ان جیسے مدعیان نبوت کے ساتھ یہی معاملہ کیا ہے۔ اور اس زمانہ کے علماء نے ان سے اس فعل کے درست ہونے پر اجماع کیا ہے۔ اور جو شخص ایسے مدعیان نبوت کی تکفیر میں خلاف کرے وہ خود کافر ہے۔}

---

[102] الاقتصاد فی الاعتقاد ص ۱۲۳"

[103] شفا ص ۲۵۷، ۲۵۸ ج ۲"

۴۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب شفاء میں اسی اجماع کی تصریح ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

"لانہ اخبر ﷺ انہ خاتم النبیین لانبی بعدہ و اخبر عن اللہ تعالیٰ انہ خاتم النبیین و انہ ارسل کافۃ للناس و اجمعت الامۃ علی حمل ھذا الکلام علیٰ ظاھرہ و انہ مفھومہ المراد بہ دون تاویل و لاتخصیص فلاشک فی کفر ھؤ لأالطوائف کلھا قطعا اجماعا و سمعا۔[104]

{اس لئے کہ آپ ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ ﷺ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام بالکل اپنے ظاہری معنوں پر محمول ہے۔ اور جو اس کا مفہوم ظاہری الفاظ سے سمجھ میں آتا ہے وہ ہی بغیر کسی تاویل یا تخصیص کے مراد ہے۔ پس ان لوگوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ جو اس کا انکار کریں اور یہ قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے۔}

۵۔ اور علامہ سید محمود آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ مفتی بغداد اپنی تفسیر روح المعانی میں اسی اجماع کو الفاظ ذیل میں نقل فرماتے ہیں:

"ویکون ﷺ خاتم النبیین مما نطقت بہ الکتاب و صدعت بہ السنۃ و اجمعت علیہ الامۃ فیکفر مدعی خلافہ و یقتل ان اصرا۔[105]

{اور آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے جس پر کتاب (بلکہ تمام آسمانی کتابیں) ناطق ہیں۔ اور احادیث نبوی ﷺ اس کو بوضاحت بیان کرتی ہیں۔ اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے۔ پس اس کے خلاف کا مدعی کافر ہے۔ اگر توبہ نہ کرے تو قتل کردیا جائے۔}

---

[104] شفاء قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ ص ۲۴۷ ج ۲ مطبوعہ مصر"

[105] روح المعانی ص ۳۹ جزء ۲۲"

۶۔اور اسی مضمون کو علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فتاویٰ میں اس طرح بیان فرمایا ہے:

"ومن اعتقدوحیابعدمحمدﷺ کفر باجماع المسلمین"

{اور جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد کسی وحی کا معتقد ہو وہ باجماع مسلمین کافر ہے۔}

۷۔**کتاب الفصل فی الملل والنحل** پر ہے:**"صح الاجماع علیٰ ان کل من حجر شیاء صح عندنا بالاجماع ان رسول اللہﷺ بہ فقد کفر"**{رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز (مسئلہ) کے اجماعی طور پر ثابت ہو جانے سے اس کا انکار کرنے والا بھی بالاجماع کافر ہے۔}

خلاصہ بحث

۱۔مسئلہ ختم نبوت قرآن مجید کی ننانوے آیات بینات سے ثابت ہے۔

۲۔مسئلہ ختم نبوت دوسودس احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

۳۔مسئلہ ختم نبوت تواتر سے ثابت ہے۔

۴۔مسئلہ ختم نبوت اجماع امت سے ثابت ہے۔

۵۔مسئلہ ختم نبوت پر امت کا سب سے پہلا اجماع منعقد ہوا۔

۶۔مسئلہ ختم نبوت کے لئے بارہ سو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جام شہادت نوش فرمایا۔ جس میں سات سو قرآن مجید کے حافظ و قاری اور بدری صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔

۷۔مسئلہ ختم نبوت کی وجہ سے اللہ رب العزت نے امت کو اجماع کی نعمت سے نوازا۔

۸۔مسئلہ ختم نبوت کی وجہ سے رحمت دوعالم ﷺ پر نازل شدہ وحی قرآن مجید کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔

۹۔ ختم نبوت کے تحفظ کی پہلی جنگ کے بعد قرآن مجید کو جمع کرنے کا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں امت نے اہتمام کیا۔

۱۰۔ ختم نبوت کے منکر یعنی جھوٹے مدعی نبوت سے اس کے دعویٰ نبوت کی دلیل طلب کرنے والا بھی کافر ہے۔ نیز یہ کہ جھوٹے مدعی نبوت اور اس کے پیروکاروں کی شرعی سزا قتل ہے۔

۱۱۔ دنیا میں کہیں کسی آسمانی کتاب کے حافظ موجود نہیں۔ جبکہ قرآن مجید کے حافظ و قاری ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ہیں۔ یہ اس لئے کہ پہلی کتب عارضی و محدود دور کے لئے تھیں۔ قرآن مجید قیامت کی صبح تک کے لئے ہے۔ اس اعتبار سے تو اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لے کر اس وقت تک دنیا کے ہر خطہ میں حافظ و قاری ختم نبوت کی دلیل ہیں۔

۱۲۔ مسیحی قوم اپنی عبادت گاہوں کو فروخت کر کے دوسرے مقاصد (دکان و مکان) کے لئے استعمال کرتی ہے۔ جہاں مسجد بن جائے امت محمدیہ ﷺ اس جگہ کو دوسرے مقصد کے لئے استعمال نہیں کر سکتی۔ پہلے انبیاء علیہم السلام کی شریعت محدود وقت کے لئے' ان کی عبادت گاہیں بھی محدود وقت کے لئے۔ آپ ﷺ کی نبوت قیامت تک کے لئے تو مساجد بھی قیامت تک کے لئے۔ اس اعتبار سے دیکھیں تو مسجد نبوی ﷺ سے لے کر کائنات کے ہر خطہ کی ہر مسجد ختم نبوت کی دلیل نظر آتی ہے۔

ان تمام امور پر نظر کریں تو گویا پورا دین ختم نبوت کے گرد گھومتا نظر آتا ہے۔

خدا چاہے تو کروڑوں محمد ﷺ پیدا کر دے

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی قتیل نے ایسا عقیدہ لکھا ہے کہ جس سے ختم نبوت کے انکار کا دروازہ کھلا ہے۔

عقیدہ: اس شہنشاہ اللہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی، جن و فرشتہ، جبریل اور محمد ﷺ پیدا کر ڈالے۔[106]

وہابیوں کے امام کے اس عقیدے سے ختم نبوت کا انکار واضح ہے۔ نزد دہلوی کی علمی قابلیت اور قرآن دانی کا سارا راز بھی فاش ہو جاتا ہے۔ دراصل اس میں دہلوی نے یہ گستاخی إِنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (البقرۃ ۲۰) کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کی بناء پر کی ہے۔ حالانکہ اس بیچارے کو اتنا علم نہیں کہ مفسرین کرام اس آیت کی تفسیر اس طرح بیان فرماتے ہیں ۔ إِنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مایشاء قَدِيرٌ۔ بے شک اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہے اس پر قادر ہے۔ رب کریم کا یہ بھی اعلان ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (الاحزاب ۴۰)

محمّد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔" جب اللہ کریم نے فرمایا کہ محمد ﷺ کے بعد نبوت ختم ہے آپ ﷺ خاتم النبین ہیں پھر اس کی وضاحت اعلانیہ طور پر تاجدار ختم نبوت ﷺ نے فرمادی: "لا نبی بعدی ۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ۔" قرآن وحدیث کے ان واضح فرامین کے باوجود اسماعیل دہلوی یہ عقیدہ رکھے کہ خدا کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں محمد ﷺ پیدا کر ڈالے۔ خدا اور اس کے پیارے رسول ﷺ سے بغاوت نہیں تو اور کیا ہے۔ کیونکہ

---

[106] تقویۃ الایمان ص ۱۳ مطبوعۃ دھلی۔

اگر محمد پیدا کرے گا تو نبوت بھی دے گا اور اگر نبوت دے گا تو خاتم النبیین جو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وہ غلط ہوتا ہے۔ (العیاذ باللہ) جبکہ پروردگار عالم کا یہ بھی اعلان ہے۔

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا (النساء ۸۷) اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔ **لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ (یونس ٦۴)** اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔" وہابیوں کے امام اسماعیل قتیل نے مرزا غلام قادیانی کو یہ راستہ دکھایا۔ رہنمائی دہلوی نے کی اور دعویٰ قادیانی نے کیا کہ

منم مسیح زماں منم کلیم خدا منم محمد واحمد کہ مجتبےٰ باشد[107]

تمام محدثین کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ مصطفےٰ ﷺ پر نبوت ختم ہے

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کا عقیدہ

ذکر کونہ ﷺ خاتم النبیین۔ اوراس کے ماتحت حدیثیں فرمان مصطفےٰ ﷺ کی تحریر فرمایئں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ **جئت فختمت الانبیاء۔** میں آیا اور تمام انبیاء علیہم السلام کو ختم کر دیا۔ اب کسی کی نبوت نہیں چل سکتی اور **لیس بعدہ نبی عاقب۔** کے معنی ثابت کر دیئے۔[108]

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا عقیدہ

بخاری شریف میں مصطفےٰ ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو دجال اور کذاب احادیث صحیحہ سے فرمایا ہے اور باب خاتم النبیین مقرر فرمایا۔[109]

---

[107] تریاق القلوب ص ۵۔

[108] مسلم شریف ج ۲ ص ۲۴۸ پر باب مقرر فرمادیا۔

[109] بخاری شریف ج ۱ ص ۵۰۹، ج ۲ ص ۱۰۴،

امام ابوداؤدرحمہ اللہ تعالیٰ کاعقیدہ

ابوداؤدشریف پر مصطفےٰ ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو دجال اور کذاب احادیث صحیحہ نے ثابت فرمایاہے۔[110]

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کاعقیدہ

ترمذی شریف ،**باب ذھبت النبوۃ** مقرر فرماکر **ان الرسالۃ والنبوۃ قدانقطعت فلارسول بعدی ولانبی۔** کی حدیث نقل فرماکر اجرائی نبوت کارد کیا۔ جس سے ثابت ہوا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کامذہب بھی یہی تھا کہ مصطفیٰ ﷺ پر نبوت ختم ہوچکی ہے۔اورامام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر بھی ازروئے احادیث صحیحہ مصطفیٰ ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو دجال اور کذاب ثابت کیاہے۔[111]

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کاعقیدہ

مصطفےٰ ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو دجال اور کذاب احادیث صحیحہ نے ثابت کیاہے۔[112]

شیخ علاؤالدین رحمہ اللہ تعالیٰ کاعقیدہ

صاحب کنزالعمال شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی **ان الرسالۃ والنبوۃ قدانقطعت فلارسول بعدی ولانبی۔** کی حدیث نقل فرماکر اجرائے نبوت کی ایک حدیث یاقول بیان نہیں فرمایاجس سے ثابت ہوا کہ ان کاعقیدہ بھی ختم نبوت پر تھا۔

---

[110] ابوداؤدشریف ج ۲ ص ۲۳۳،
[111] ترمذی شریف ج ۲ ص ۵۱ وج ۲ ص ۴۵۔
[112] بیھقی شریف ج ۹ ص ۱۸۱،

ابو نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ کا عقیدہ

ابو نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دلائل النبوت میں حدیث نقل فرمائی جس سے ثابت کیا ہے کہ مصطفیٰ ﷺ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے قبل ہی خاتم النبیین ﷺ منتخب ہو چکے تھے۔[113]

ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالیٰ کا عقیدہ

ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب استیعاب میں نبی کریم ﷺ پر نبوت ختم ہونے کے دلائل ازروئے احادیث صحیحہ **انا الخاتم الذی ختم بی النبوۃ و انا العاقب فلیس بعدی نبی و انا المقفیٰ بعد الانبیاء**۔بیان فرمائی اوراجرائے نبوت کے متعلق ذراسا اشارہ بھی بیان نہیں فرمایا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ عبدالبر کا مذہب بھی ختم نبوت پر ہی تھا۔[114]

ابن حجر صاحب فتح الباری شارح بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا عقیدہ

و ان اللہ ختم بہ المرسلین و اکمل بہ شرائع الدین ۔اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ تمام رسولوں کو ختم کر دیا اور آپ ﷺ کے ساتھ ہی دین کو مکمل کر دیا۔ معلوم ہوا کہ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب بھی ختم نبوت پر ہی تھا۔[115]

امام قسطلانی شارح بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا عقیدہ

و انا العاقب لانہ جاء عقب الانبیاء فلیس بعدہ نبی ۔علامہ قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرمان مصطفیٰ ﷺ کی تشریح فرماتے ہوئے **انا العاقب** کی تشریح فرماتے ہیں کہ مصطفیٰ ﷺ عاقب اس لئے ہیں کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے پیچھے تشریف لائے ہیں ، تو آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی بن

---

[113] دلائل النبوت میں ج ۱ ص ۹

[114] استیعاب کے ج ۱ ص ۱۲

[115] فتح الباری ج ۱۴ ص ۳۱۴۔

سکتا۔اور علامہ قسطلانی رحمہ اللہ تعالی دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔(باب خاتم النبیین) ای آخرھم الذی ختمھم او ختموا بہ وقیل من لانبی بعدہ....ولایقدح فیہ نزول عیسیٰ علیہ السلام بعدہ لانہ اذانزل یکون علی دینہ مع ان المراد انہ اخر من نبی۔[116]

امام قسطلانی نے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ باب خاتم النبیین کے تحت مصطفیٰ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے معنی فرماتے ہیں یعنی تمام انبیاء علیہم السلام کے آخری نبی جس نے تمام انبیاء علیہم السلام کو ختم کردیاہے۔یہ تمام انبیاء علیہم السلام مصطفیٰ ﷺ کی آمد کے ساتھ ہی ختم ہوگئے اور بعض نے خاتم النبیین کے معنی بیان کئے ہیں کہ وہ شخص کہ جس کے بعد نبی نہ ہو۔ثابت ہوا کہ جو مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین مانتاہے اس کو آپ ﷺ کے بعد ختم نبوت کو تسلیم کرناپڑے گااور جو آپ ﷺ پر نبوت کو ختم نہیں سمجھتااوراجرائے نبوت کا قائل ہے وہ خاتم النبیین کامنکر ہے اور پھر علامہ قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے تشریف لانا مخالف نہیں کیونکہ جب وہ اتریں گے تو وہ آپ ﷺ کے دین پر ہی تشریف فرماہوں گے۔اپنی نبوت کے مبلغ نہ ہوں گے باوجودیکہ مراد خاتم النبیین سے یہی ہے کہ مصطفیٰ ﷺ آخری نبی ہیں۔

علامہ زرقانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی ختم نبوت پر عقیدہ تھا

زرقانی ج۵ص۲۶۷، ومنها: أنه خاتم الأنبياء والمرسلين" كما قال تعالى: {وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ}، أي: آخرهم الذي ختمهم أو ختموا به على قراءة عاصم بالفتح، وروى أحمد والترمذي والحاكم بإسناد صحيح عن أنس مرفوعًا: "إن الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي"، وقيل: من لا نبي بعده يكون أشفق على أمته وهو كالوالد

---

[116] قسطلانی ج۶ ص ۲۱۔

لولد ليس له غيره، ولا يقدح نزول عيسى بعده؛ لأنه يكون على دينه مع أن المراد أنه آخر من نبئ، [117]

ترجمہ پہلے گزر چکا ہے صرف ایک جملہ علامہ زرقانی نے فرمایا ہے جو قابل غور ہے۔ **وهو كالوالد لولد ليس له غيره**، کہ مصطفیٰ ﷺ باپ کی طرح ہیں اپنے بیٹے کیلئے جیسا کہ بیٹے کیلئے باپ ایک ہے ایسے ہی آپ ﷺ اب ایک ہی نبی ہیں کیونکہ پہلے نبوت جاری تھی اب ختم ہو چکی۔

تمام مفسرین اسلام رحمہم اللہ تعالیٰ کا بھی ختم نبوت پر عقیدہ تھا

ولكنه رسول الله وخاتم النبيين، الذي ختم النبوة فطبع عليها، فلا تفتح لأحد بعده إلى قيام الساعة۔

ترجمہ: اور لیکن محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں کہ آپ ﷺ نے نبوت کو ختم کر دیا، اور تمام پر آپ ﷺ نے مہر لگا دی۔ پھر کسی کیلئے قیامت تک نہیں کھل سکتی۔ [118]

حدثنا بشر، قال: ثنا يزيد، قال: ثنا سعيد، عن قتادة قوله (مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ) قال: نزلت في زيد، إنه لم يكن بابنه، ولعمري ولقد ولد له ذكور؛ إنه لأبو القاسم وإبراهيم والطيب والمطهر (وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ) أي: آخرهم۔ [119]

اور لیکن آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں یعنی تمام کے آخر ہیں۔

---

[117] شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ج۷ ص ۲۳۵۔
[118] تفسیر ابن جریر ج۳ ص ۲۳۹۔
[119] تفسیر ابن جریر ج ۱۱ ص ۲۲۔

فَقَرَأَ ذَلِکَ قُرَّاءُ الْأَمْصَارِ سِوَى الْحَسَنِ وَعَاصِمٍ بِکَسْرِ التَّاءِ مِنْ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ، بِمَعْنَى أَنَّهُ خَتَمَ النَّبِيِّينَ.[120]

اور تاء کے کسرہ کے ساتھ ہے سوائے حسن وعاصم کے تمام شہروں کے قراء نے اس کو خاتِم النبیین پڑھاہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔

(وَخاتَمَ النَّبِيِّينَ) وَذَلِکَ لِأَنَّ النَّبِيَّ الَّذِي يَکُونُ بَعْدَهُ نَبِيٌّ إِنْ تَرَکَ شَيْئًا مِنَ النَّصِيحَةِ وَالْبَيَانِ يَسْتَدْرِکُهُ مَنْ يَأْتِي بَعْدَهُ، وَأَمَّا مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ يَکُونُ أَشْفَقَ عَلَى أُمَّتِهِ وَأَهْدَى لَهُمْ وَأَجْدَى، إِذْهُوَ کَوَالِدٍ لِوَلَدِهِ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غَيْرُهُ مِنْ أَحَدٍ وَقَوْلُهُ: وَکانَ اللَّهُ بِکُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً يَعْنِي عِلْمَهُ بِکُلِّ شَيْءٍ دَخَلَ فِيهِ أَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ۔[121]

(اورآپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمام نبیوں کے خاتم ہیں)اور یہ اس لئے کہ ایسے نبی ہیں کہ جس کے بعد اور کوئی نبی ہو اگر (پہلے نبی) نصیحت اور بیان سے کچھ چھوڑ جائے تو اس کا بعد کا نبی اس کو لے لیتاہے اور لیکن ایسا شخص جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو تو ایسا نبی اپنی امت پر زیادہ مہربان ہوتاہے اوران کیلئے زیادہ ہادی ہوتاہے اور زیادہ صحیح ہوتاہے اس لئے کہ وہ ایسے والد کی مانند ہے جس کا بیٹا اس کے سوا اور کوئی نہ ہو اوراللہ تعالیٰ کا فرمان (اللہ تعالیٰ ہر شئے کو جاننے والا ہے) یعنی اللہ تعالیٰ کو ہر شے کا علم ہے۔اس میں (یہ بھی) داخل ہوگیا کہ مصطفٰے کے بعد کوئی نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نہیں۔

{وَخاتَمَ النبيين} بفتح التاء عاصم بمعنى الطابع أي آخرهم يعني لا ينبأ أحد بعده وعيسى ممن نبئ قبله وحين ينزل عاملا على شريعة محمد صلى الله عليه وآله وسلم كأنه بعض أمته۔[122]

(اور خاتم النبیین)تاء کے فتح کے ساتھ عاصم کی قرأت ہے۔بمعنی مہر لگانے والے کے یعنی سب کے آخر یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا اور عیسیٰ علیہ السلام وہ شخص ہیں جو آپ

---

[120] تفسیر ابن جریر ج ۱۱ ص ۲۲۔

[121] مفاتیح الغیب=التفسیر الکبیر ج ۶ ص ۷۸۶۔

[122] تفسير النسفي (مدارک التنزيل وحقائق التأويل) ج ۳ ص ۲۳۴۔

ﷺ سے پہلے نبی ہو چکے ہیں اور جب اتریں گے محمد ﷺ کی شریعت کے عامل ہوں گے گویا کہ وہ آپ ﷺ کے امتی ہیں۔

وَ خاتَمَ النَّبِيِّينَ ختم الله به النبوة فلا نبوة بعده أي و لا معه قال ابن عباس: يريد لو لم أختم به النبيين لجعلت له ابنا و يكون بعده نبيا و عنه قال: إن الله لما حكم أن لا نبي بعده، لم يعطه ولدا ذكرا يصير رجلا وَ كانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً أي دخل في علمه أنه لا نبي بعده.[123]

وَ كان خاتَمَ النَّبِيِّينَ يعنى أنه لو كان له ولد بالغ مبلغ الرجال لكان نبيا ولم يكن هو خاتم الأنبياء، كما يروى أنه قال في إبراهيم حين توفى. لو عاش لكان نبيا «1». فإن قلت: أما كان أبا للطاهر والطيب والقاسم وإبراهيم؟ قلت: قد أخرجوا من حكم النفي بقوله مِنْ رِجالِكُمْ من وجهين، أحدهما: أنّ هؤلاء لم يبلغوا مبلغ الرجال. والثاني: أنه قد أضاف الرجال إليهم وهؤلاء رجاله لا رجالهم. فإن قلت: أما كان أبا للحسن والحسين؟ قلت: بلى ولكنهما لم يكونا رجلين حينئذ، وهما أيضا من رجاله لا من رجالهم، وشيء آخر: وهو أنه إنما قصد ولده خاصة، لا ولد ولده، لقوله تعالى وَخاتَمَ النَّبِيِّينَ ألا ترى أن الحسن والحسين قد عاشا إلى أن نيف أحدهما «2» على الأربعين والآخر على الخمسين. قرئ. ولكن رسول الله بالنصب، عطفا على أَبا أَحَدٍ وبالرفع على: ولكن هو رسول الله. ولكنّ، بالتشديد على حذف الخبر، تقديره: ولكنّ رسول الله من عرفتموه، أى: لم يعش له ولد ذكر. وخاتم بفتح التاء بمعنى الطابع، وبكسرها بمعنى الطابع وفاعل الختم. وتقوّيه قراءة ابن مسعود: ولكنّ نبيا ختم النبيين. فإن قلت: كيف كان آخر الأنبياء وعيسى ينزل في آخر الزمان؟ قلت: معنى كونه آخر الأنبياء أنه لا ينبأ أحد بعده، وعيسى ممن نبئ قبله، وحين ينزل ينزل عاملا على شريعة محمد، مصليا إلى قبلته، كأنه بعض أمّته.[124]

---

[123]تفسیر خازن ج۵ ص ۲۱۸۔

[124]تفسیر کشاف زمخشری ج۳ ص ۲۳۹۔

یعنی آپ ﷺ کا اگر کوئی لڑکا آدمیوں کی عمر کا بالغ ہوتا تو نبی ہوتا اور ہوا نہیں۔کیونکہ آپ ﷺ تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں جیسا کہ روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد فرمایا کہ اگر زندہ رہتا تو نبی ہوتا،(چونکہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اس لئے زندہ نہیں رہا۔)پس اگر تو سوال کرے کہ مصطفےٰ ﷺ آخر الانبیاء کیسے ہوئے حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانے میں اتریں گے میں کہتا ہوں {وَلٰكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ} [الأحزاب:40] ختم الله به النبيين، وقرأ ابن عامر وابن عاصم: {وَخَاتَمَ} [الأحزاب:40] بِفَتْحِ التَّاءِ عَلَى الِاسْمِ، أَيْ آخِرَهُمْ، وَقَرَأَ الْآخَرُونَ بِكَسْرِ التَّاءِ عَلَى الْفَاعِلِ لِأَنَّهُ خَتَمَ بِهِ النَّبِيِّينَ فَهُوَ خَاتَمُهُمْ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُرِيدُ لَوْ لَمْ أَخْتِمْ بِهِ النَّبِيِّينَ لَجَعَلْتُ لَهُ ابْنًا يَكُونُ بَعْدَهُ نَبِيًّا. وَرُوِيَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمَّا حَكَمَ أَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ لَمْ يُعْطِهِ وَلَدًا ذَكَرًا يَصِيرُ رَجُلًا، [125]

{وَخَاتَمَ النَّبِيين} ختم الله بِهِ النَّبِيين قبله فَلَا يكون نَبِي بعده۔ [126]

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ساتھ نبیوں کو جو آپ ﷺ سے پہلے تھے ختم کر دیا تو آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

{رَسُول الله وخاتم النبيين} فلا يكون له ابن رَجل بَعْده يَكُون نَبِيًّا وَفِي قِرَاءَة بِفَتْحِ التَّاء كَآلَةِ الْخَتْم أَيْ بِهِ خُتِمُوا {وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا} مِنْهُ بِأَنْ لَا نَبِيّ بَعْده۔ [127]

وقوله تعالى: وَلٰكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً كقوله عز وجل: اللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسالَتَهُ [الْأَنْعَامِ:124] فَهٰذِهِ الْآيَةُ نَصٌّ فِي أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَإِذَا كَانَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ فَلَا رَسُولَ بعده بالطريق الْأَوْلَى۔ [128]

---

[125] معالم التنزیل ج۵ ص ۳۱۸۔

[126] تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس ج ا ص ۲۶۲۔

[127] تفسیر الجلالین ج ا ص ۲۶۲۔

[128] تفسیر القرآن العظیم (ابن کثیر) ج۳ ص ۴۹۳۔

تو یہ آیت نص ہے اس امر میں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور جب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا تو رسول بطریق اولیٰ نہیں ہو سکتا۔" پھر علامہ ابن کثیر آگے رقمطراز ہیں

وَقَدْ أَخْبَرَ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ، وَرَسُولِهِ فِي السُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْهُ: أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ؛ لِيَعْلَمُوا أَنَّ كُلَّ مَنِ ادعى هذا المقام بعده فهُوَ كَذَّابٌ أَفَّاكٌ، دَجَّالٌ ضَالٌّ مُضِلٌّ، وَلَوْ تَخَرَّقَ وَشَعْبَذَ، وَأَتَى بِأَنْوَاعِ السِّحْرِ وَالطَّلَاسِمِ والنيرجيّات، فَكُلُّهَا مُحَالٌ وَضَلَالٌ عِنْدَ أُولِي الْأَلْبَابِ، كَمَا أَجْرَى اللَّهُ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى، عَلَى يَدِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِي بِالْيَمَنِ، وَمُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ بِالْيَمَامَةِ، مِنَ الْأَحْوَالِ الْفَاسِدَةِ وَالْأَقْوَالِ الْبَارِدَةِ، مَا عَلِمَ كُلُّ ذِي لُبٍّ وَفَهْمٍ وحجى أَنَّهُمَا كَاذِبَانِ ضَالَّانِ، لَعَنَهُمَا اللهُ. وَكَذَلِكَ كُلُّ مُدَّعٍ لِذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخْتَمُوا بِالْمَسِيحِ الدَّجَّالِ،[129]

اور ضرور خبر دی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اس کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ نے احادیث متواترہ میں جو مصطفیٰ ﷺ سے مروی ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ہر وہ شخص جو اس مقام (نبوت) کا آپ کے بعد دعویٰ کرے تو وہ کذاب ہے۔ بڑا ابہتانی ہے۔ دجال ہے۔ گمراہ ہے اور گمراہ کن ہے۔ خواہ آگ جلا کر دکھائے اور شعبدہ بازی کرے اور مختلف اقسام کے جادو اور طلاسم اور نیرنجیات دکھائے پس یہ تمام مشکلات ... گمراہی ہے، عقلمندوں کے نزدیک جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسود عنسی کے یمن میں ظاہر فرمائے اور یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے ہاتھوں، احوال فاسدہ و اقوال باردہ جاری فرمائے جو ہر ایک عقل و فہم والا معلوم نہیں کر سکتا اور میرے نزدیک دلیل یہ ہے کہ وہ دونوں جھوٹے ہیں۔ گمراہ ہیں، دونوں پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے اور اسی طرح قیامت تک ہر مدعی نبوت پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو حتی کہ (ایسے جھوٹے نبی) مسیح دجال کے زمانے میں ختم کئے جائیں گے۔"

---

[129] تفسیر القرآن العظیم (ابن کثیر) ج ۳ ص ۴۹۳۔

دلائل ختمِ نبوت از اقوال سلف صالحین

جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: **الاجماع علی انہ ﷺ مبعوث الی جمیع الانس والجن۔** اس بات پر اجماع ہے کہ نبی ﷺ تمام جنوں اور انسانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔[130]

اعلم ان اللہ تعالیٰ قد سد باب علی کل مخلوق بعد محمد ﷺ۔ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے بعد تمام مخلوق سے دروازہ (نبوۃ) بند کیا گیا ہے۔[131]

و کل من ادعی النّبوۃ بعد محمد ﷺ فھو مدّع شریعۃ او حیٰ بھا الیہ سواء وافق شرعنا او خالف فان کان مکلّفا ضربنا عنقہ والّا ضربنا عنہ صفحا۔[132]

واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد ن الذی ارسلہ الی الناس کافۃ بشیرا ونذیرا۔[133]

محمد ن الذی ھو اٰخر الوجود ختم دائرتہ ومتصل باولھا ولھذا ختم۔[134]

---

[130](خصائص الکبریٰ، ج ۲ ص ۱۸۸)

[131](الیواقیت والجواھر ج ۲ ص ۷۲)

[132](جواھر البھار ج ۲ ص ۴۱۵)

[133](نخبۃالفکر صفحہ ۳)

[134](تفسیر ابن عربی)

کتبِ عقائد میں بھی نبی ﷺ پر نبوت ختم ہے

واول الانبیاء أدم علیه السلام وأخرهم محمد علیه السلام ۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے پہلے اُدم علیہ السلام ہیں اور ان کے اُخر محمد علیہ (الصلوۃ و) السلام ہیں۔[135]

وکلام الله المنزل علیه علی انه خاتم النبیین وانه مبعوث الی کافة الناس بل الی الجن والانس ثبت انه أخر الانبیاء۔۔۔فان قیل قد ورد فی الحدیث نزول عیسیٰ بعده قلنا نعم لکنه یتابع محمداً علیه السلام لان الشریعة قد نسخت ۔[136]

ترجمہ: اور اللہ کا کلام جو مصطفی ﷺ پر اتارا گیا ہے، اس بات پر شاہد ہے کہ مصطفی ﷺ تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور بلا شک آپ بھیجے گئے ہیں تمام لوگوں کی طرف بلکہ جن وانس کی طرف ثابت ہوا کہ مصطفی ﷺ تمام نبیوں کے آخری نبی ہیں پھر اگر سوال کیا جائے کہ حدیثِ صحیح میں مذکور ہے آپ ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا، تو ہم جواب دیتے ہیں ہاں ضرور اتریں گے لیکن وہ محمد ﷺ کے تابع ہوں گے اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت یقیناً منسوخ ہو چکی ہے۔

معلوم ہوا کہ تمام امتِ محمدیہ ﷺ کا اجماعی عقیدہ مصطفی ﷺ پر نبوت ختم ہونے پر ہے اور اس سے مخالفت کرنے والا بلا شک وشبہ کافر ہے۔

قد ان قطع الوحی۔ ضرور وحی منقطع ہو چکی ہے۔[137]

---

[135] (شرح عقائد نسفی، ص ۹۹)

[136] (شرح عقائد نسفی، ص ۱۰۱)

[137] (حیات الحیوان، ج ۱ ص ۴۳)

(وآخرھم فی البعث) ای لکونہ خاتم النبیین۔ (اور تمام انبیاء کرام کے مبعوث ہونے میں) یعنی واسطے ہونے ان کے نبیوں کے ختم کرنے والے۔[138]

فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ وعزتی وجلالی انہ لاٰخر النبیین من ذریتک ولو لاہ ما خلقتک۔[139]

ترجمہ: تو اللہ تعالیٰ نے اُدم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ قسم ہے مجھ کو میری عزت کی اور میرے جلال کی بے شک مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمام انبیاء علیہم السلام کے آخری نبی ہیں تیری اولاد سے اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں کچھ بھی پیدا نہ کرتا۔

والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔[140]

اور صلوۃ اور سلام اس ذات پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

فقہاء کرام کا عقیدہ بھی ختمِ نبوّت پر تھا

عقیدۂ خیر الدین رحمۃ اللہ علیہ:

محمد خاتم النبیین والمرسلین[141]

ترجمہ: محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمام نبیوں اور رسولوں کے ختم کرنے والے ہیں۔

---

[138](شرح شفاء شریف ج ۱ ص ۱۰۹)
[139](فتاویٰ حدیثیہ، ص ۱۳۴)
[140](الانسان الکامل ص ۵)
[141](فتاویٰ خیریہ، ج ۱ ص ۲)

علامہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

العلماء ورثة الانبياء بعد انقطاع النبوة هذه درجة اعلى النهاية فى القوّة۔ [142]

ترجمہ: علماءِ ربانی نبیوں کے وارث ہیں اور نبوت کے منقطع ہونے کے بعد قوت میں یہ آخری اعلیٰ درجہ ہے۔

محمد اورنگزیب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی عقیدہ ختم نبوت پر تھا:

الذى بعثه الله حجة على الجاحدين وختم به باب النبوة على المرسلين۔ [143]

ترجمہ: وہ ذات (مصطفی ﷺ) جن کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا منکرین پر حجت اور آپ ﷺ کے ساتھ تمام رسولوں پر نبوت کا دروازہ بند کر دیا۔

مصطفی ﷺ کے بعد مدعی نبوت دجال ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبًا مِنْ ثَلاَثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ» [144]

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى يَعْبُدُوا الأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔ [145]

---

[142] (كتاب المبسوط، ج ١ ص ٢)

[143] (فتاوی عالمگیری ج ١ ص ٢)

[144] (بخاری شریف، ج ١ ص ٥٠٩، باب علامات النبوة فى الاسلام)

[145] (سنن الترمذی، باب ماجاء لاتقوم الساعة حتى يخرج كذابون، ج ٢ ص ٤٥)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فُضِّلْتُ عَلَى الأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ "هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔[146]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا۔۔۔۔ میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میرے ساتھ تمام انبیاء علیہم السلام ختم کئے گئے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَعَنْ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخر». رَوَاهُ الدَّارِمِيّ۔[147]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور فخر نہیں کرتا۔ اور میں تمام نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں اور فخر نہیں کرتا۔۔۔الخ۔

یوم میثاق سے ہی اللہ جل شانہ نے محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت کا سلسلہ بند کر دیا

وَإِذْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ فَمَنْ تَوَلَّى بَعْدَ ذَلِکَ فَأُولَئِکَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔ (آل عمران، آیت ۸۱)

ترجمہ: اور جب اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے حلفیہ وعدہ لیا جو میں تم کو کتاب اور دانائی عنایت کروں گا، پھر آئے گا تمہاری طرف ایک رسول ﷺ اور مصدق ہوں گے اس شئ کی جو شئ (میری انعام کردہ) تمہارے پاس ہوں گے اس رسول کے ساتھ تم ضرور ایمان لاؤ اور ضرور

[146] (سنن الترمذی، باب ماجاء فی الغنیمة)
[147] (مشکوة المصابیح، ص ۵۱۴)

اس کی مدد کرنا۔ فرمایارب العزت نے کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر تم نے میرا پکا وعدہ قبول کیا؟ تمام انبیاء علیہم السلام نے عرض کیا کہ ہم تمام نے اقرار کیا خداوند کریم نے فرمایا تم تمام انبیاء بھی گواہی دو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں تو جس نبی نے اس کے بعد اعراض کیا تو یہی وہ فاسق ہوں گے۔

بہائم (جانوروں) نے بھی مصطفیٰ ﷺ پر نبوت کے ختم ہونے کی شہادت دی

وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ أَبِي مَنْظُورٍ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَصَابَ فِيْهَا حِمَارًا أَسْوَدَ فَوَقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِمَارَ فَكَلَّمَهُ الْحِمَارُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ شِهَابٍ أَخْرَجَ اللهُ تَعَالٰى مِنْ نَسْلِ جَدِّي سِتِّينَ حِمَارًا كُلُّهُمْ لَا يَرْكَبُهُ إِلَّا نَبِيٌّ قَدْ كُنْتُ أَتَوَقَّعُكَ أَنْ تَرْكَبَنِي لَمْ يَبْقَ مِنْ نَسْلِ جَدِّيْ غَيْرِيْ وَلَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ غَيْرُكَ قَدْ كُنْتُ قَبْلَكَ لِرَجُلٍ يَهُودِيٍّ وَكُنْتُ أَتَعَثَّرُ بِهِ عَمَدًا وَكَانَ يُجِيْعُ بَطْنِيْ وَيَضْرِبُ ظَهْرِيْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتَ يَعْفُوْرُ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وسلم يَبْعَثُ بِهِ إِلَى بَابِ الرَّجُلِ فَيَأْتِي الْبَابَ فَيَقْرَعُهُ بِرَأْسِهِ فَإِذَا خَرَجَ إِلَيْهِ صَاحِبُ الدَّارِ أَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ أَجِبْ رَسُولَ الله صلى الله عَلَيْهِ وسلم فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عَلَيْهِ وسلم جَاءَ إِلَى بِئْرٍ كَانَتْ لِأَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التيهَانِ فَتَرَدّٰى بِهَا جَزَعًا عَلَى رَسُولِ الله صلى الله عَلَيْهِ وسلم[148]

جب اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو فتح خیبر عنایت فرمائی .... تو آپ ﷺ کے ساتھ دراز گوش (گدھے) نے کلام کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ دراز گوش نے عرض کی یزید بن شہاب ، اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے کل ٦٠ ساٹھ دراز گوش پیدا کیئے ۔ نہیں سوار ہوئے ان پر سوائے نبی کے، میرے دادا کی نسل سے سوائے میرے کوئی دراز گوش باقی نہیں رہا، اور انبیاء کرام علیہم السلام میں سے آپ ﷺ کے سوا کوئی باقی نہیں رہا، آپ ﷺ سے پہلے میں

[148] خصائص الکبریٰ ج ٢ ص ٦٤۔ البدایۃ والنہایۃ ج ٦ ص ١٥١۔ مقیاس نبوت ج ٢ ص ٢٤٥۔

ایک یہودی کے پاس تھا اور میں اسے جان بوجھ کر اپنے آپ پر نہیں بٹھاتا تھا اور وہ مجھے بھوکا رکھتا تھا اور مارتا تھا، پس آپ ﷺ نے اسے فرمایا، "آپ کا نام آج کے بعد یعفور ہے"، آپ ﷺ اسے کسی شخص کے گھر پر بلانے کے لئے بھیجا کرتے تھے تو وہ اس شخص کے دروازے پر آکر اپنے سر سے دروازے کو کھٹکھٹاتا تھا، جب گھر کا مالک باہر نکلتا تو اس کو اشارہ کرتا کہ آپ ﷺ آپ کو بلا رہے ہیں، پس جب آپ ﷺ اس فانی دنیا سے پردہ فرما چکے تو اس دراز گوش نے ابی ہیثم ابن تیہان کے کنویں کے پاس آکر اپنے آپ کو آپ ﷺ کے غم میں (کنویں کے اندر) گرا دیا۔" اگر سچ سچ ہے تو مرزائیو! قادیانیو! اغلیظ ترین کافرو! یقین سمجھو، کہ جو شخص مصطفےٰ ﷺ کے سوا اب اجرائے نبوت کا قائل ہے وہ گدھے سے بھی زیادہ احمق ہے۔

ضب (گوہ) نے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہونے کی شہادت دی

أخرج الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَالصَّغِير وَابْن عدي وَالْحَاكِم فِي المعجزات وَالْبَيْهَقِيّ وابو نعيم وَابْن عَسَاكِر عَن عمر بن الْخطاب أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم كَانَ فِي محفل من أَصْحَابه إِذْ جَاءَ إعرابي من بني سليم قد صَاد ضبا فَقَالَ وَاللات والعزى لَا آمَنت بك حَتَّى يُؤمن بك هَذَا الضَّب فَقَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم من أَنا يَا ضَب فَقَالَ الضَّب بِلِسَان عَرَبِيّ مُبين يفهمهُ الْقَوْم جَمِيعًا لبيْك وَسَعْديك يَا رَسُول رب الْعَالمين قَالَ من تعبد فَقَالَ الَّذِي فِي السَّمَاء عَرْشه وَفِي الأَرْض سُلْطَانه وَفِي الْبَحْر سَبيله وَفِي الْجنَّة رَحمته وَفِي النَّار عَذَابه قَالَ فَمن أَنا قَالَ أَنْت رَسُول رب الْعَالمين وَخَاتم النَّبِيين قد أَفْلح من صدقك وَقد خَابَ من كَذبك۔[149]

[149] خصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۱۰۷۔ البدایة والنهایة ج ۶ ص ۱۴۹۔ اخرج الطبرانی فی الاوسط والصغیر وابن عدی والحاکم وابو نعیم وابن عساکر۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بعض اصحاب کی محفل میں تشریف فرماتھے اچانک ایک اعرابی آیا بنی سلیم کے قبیلے سے جس نے گوہ کا شکار کیا ہوا تھا.... تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے گوہ میں کون ہوں؟

توگوہ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ رب العالمین کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں، ضرور فلاح پائے وہ شخص جس نے آپ ﷺ پر نبوت کے ختم ہونے کی تصدیق کی اور ضرور خسارے میں رہا جو ختم نبوت کا منکر ہوا۔

اے خبیث قادیانیو! مرزائیو! گدھا اور گوہ تو مصطفیٰ ﷺ پر نبوت ختم ہونے کو تسلیم کرلیں لیکن مرزائی منحرف ہے۔

اہل بصیرت حضرات پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ فتنہ قادیانیت مسلمانوں اور ممالک اسلامیہ کے لئے بعض حیثیتوں میں تمام پرانے فتنوں سے زیادہ خطرناک ہے، اس فتنہ کی تاریخ اور بانی فرقہ مرزا غلام احمد کے اپنے بیانات اس پر شاہد ہیں۔ در حقیقت یہ ایک پولیٹیکل جماعت ہے جس کو مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے، مسلمانوں کو اصولی اسلام سے ہٹانے، انگریزوں کی پوری اطاعت کرنے، ممالک اسلامیہ میں فرسادبرپاکرنے کے لئے انگریزوں کی جعل ساز سیاست نے جنم دیا ہے،۔

مگر مسلمانوں میں یہ وسوسے صرف مذہبی لباس میں کارگر ہوسکتے تھے، اس لئے شروع سے تبلیغ اسلام کا نام دے کر اس فتنہ کو کھڑا گیا، اس لئے شروع سے تبلیغ اسلام کا نام دے کر اس فرقہ کو کھڑا کیا گیا، مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے پہل اپنے آپ کو صرف ایک مبلغ اسلام کے نام سے پیش کیا، اسلام کے مخالف مذاہب کے مقابلے میں چند رسالے اور اور کتابیں تحریر کر کے مسلمانوں کی

توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔ اس کے بعد تدریجی طور پر مجدد، مہدی اور محدث وغیرہ کے دعووں کا سلسلہ چلتا رہا۔

مسلمان قوم اپنی پرانی فطرت کے مطابق خدمت اسلام کے نام پر ان کا شکار ہوتی گئی، کیونکہ مجدد یا محدث یا مہدی ہونا کسی مسلمان کا کچھ مستعبد یا شرعی قواعد سے ناجائز نہ تھا، لیکن اس کے ساتھ ہی ان کا گرا ہوا کریکٹر اور معاملات میں کھلا جھوٹ لوگوں پر ظاہر ہونا شروع ہوا، سمجھدار اور دیندار طبقہ پہلے ہی سے ان سے بیزار ہو گیا، لیکن دوسری طرف کچھ جاہل اور صاحب علم ان کے جال میں پھنس گئے، جو ان کے ہر دعوے کی تصدیق اور تائید کے لئے کمربستہ نظر آتے تھے۔ مرزا صاحب کا حوصلہ بڑھا اور نبوت کا دعویٰ شروع ہوا، ابتداء میں مسیح موعود بنے، پھر دبے دبے لفظوں میں بروزی، مجازی، لغوی وغیرہ تاویلات کی آڑ لے کر نبوت کے دعوے کرتے گئے، اور جب جال میں پھنسے ہوئے لوگوں نے اس کو بھی مان لیا تو کھلے طور پر نبوت، رسالت، شریعت، وحی سبھی کچھ ان کے دعووں میں صاف طور پر شامل ہو گئے۔[150]

حررہ:

العبد الفقیر السید احمد علی شاہ ترمذی حنفی سیفی

حال فقیر کالونی اورنگی ٹاؤن

جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

[150] ختم نبوت رنگون، از مولانا مفتی اسماعیل کورا صاحب، ص ۳۸، ۳۹